Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق

سے پڑھتے ہیں :

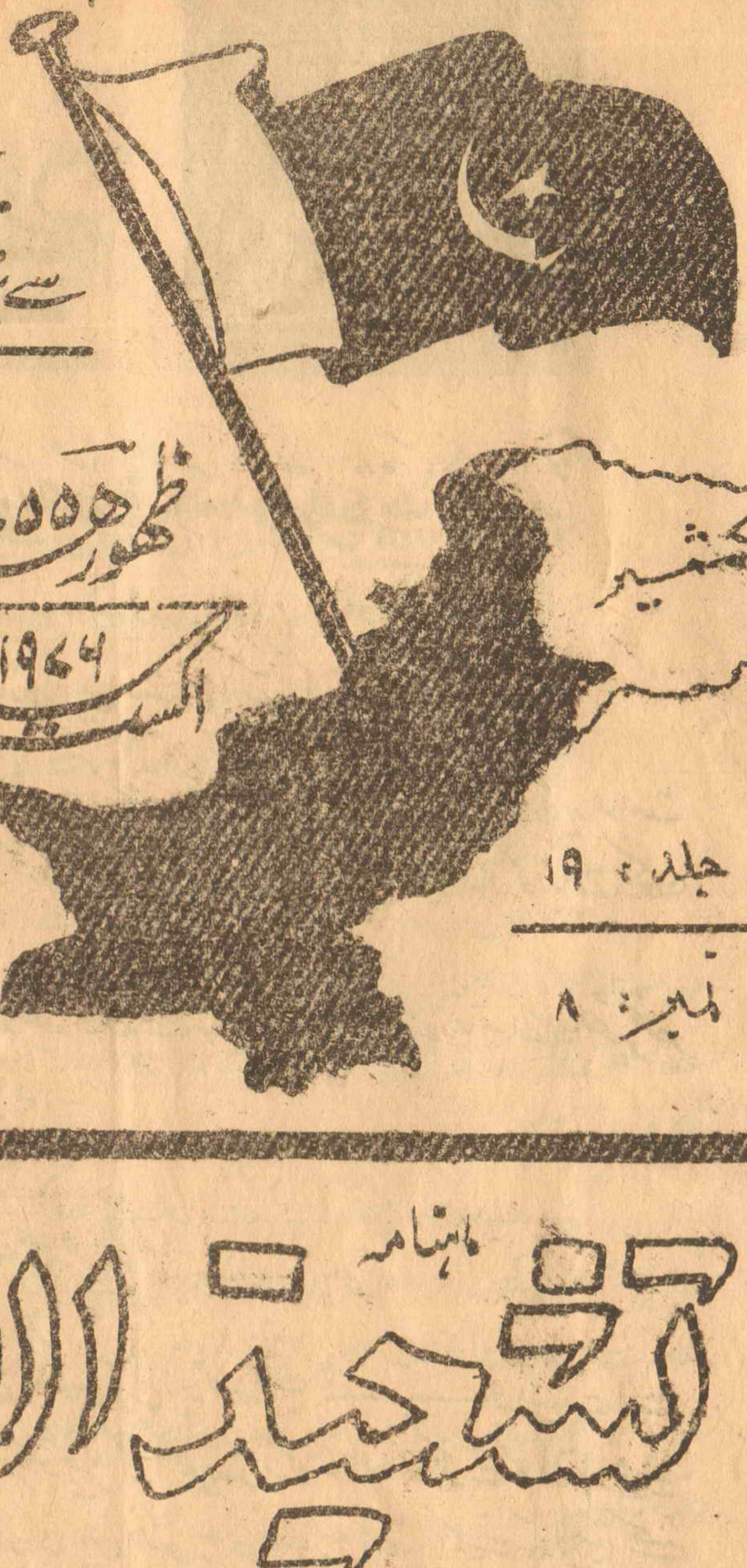

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

○

نائب ایڈیٹر

نصیر احمد قمر

ظہور ۱۳۵۵ھ ش

اگست ۱۹۷۶ء

جلد : ۱۹

نمبر : ۸

ماہنامہ

خدام الدین

ربوہ

پبلشر : محمد شفیق قیصر پرنٹر : سید عبدالحی

مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت : دفتر ماہنامہ خدام الدین۔ دارالصدر شرقی

ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۹

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

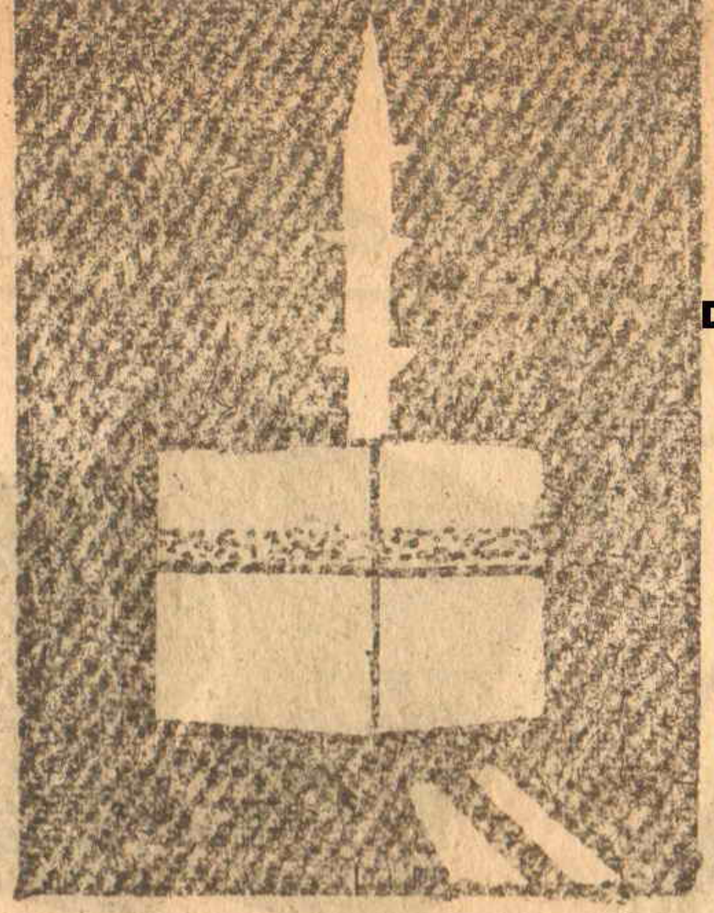

قال اللہ تعالیٰ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝

(المومنون ع)

ترجمہ: بے شک کامیاب ہو گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں

تشریح: اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فلاح و کامیابی حاصل کرنے والے مومنوں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔ وہ ارکان نماز کو نہایت سکون اور اطمینان سے احسن طور پر ادا کرتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز ادا کی اور تمام ارکان ٹھہر ٹھہر کر اچھی طرح ادا نہ کئے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ:۔

"تم نے نماز نہیں پڑھی۔ جاکر پھر پڑھو!"

اس نے دوبارہ اسی طرح ادا کی۔ آپ نے پھر فرمایا کہ:۔

"تمہاری نماز نہیں ہوئی۔"

تیسری دفعہ اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کس طرح پڑھوں؟ ——— تو آپ نے اسے نماز کے تمام ارکان قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ وغیرہ کو اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کی توفیق بخشے اور خدا کرے کہ ہم فلاح پانے والے مومنین میں سے ہوں۔ (آمین!)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

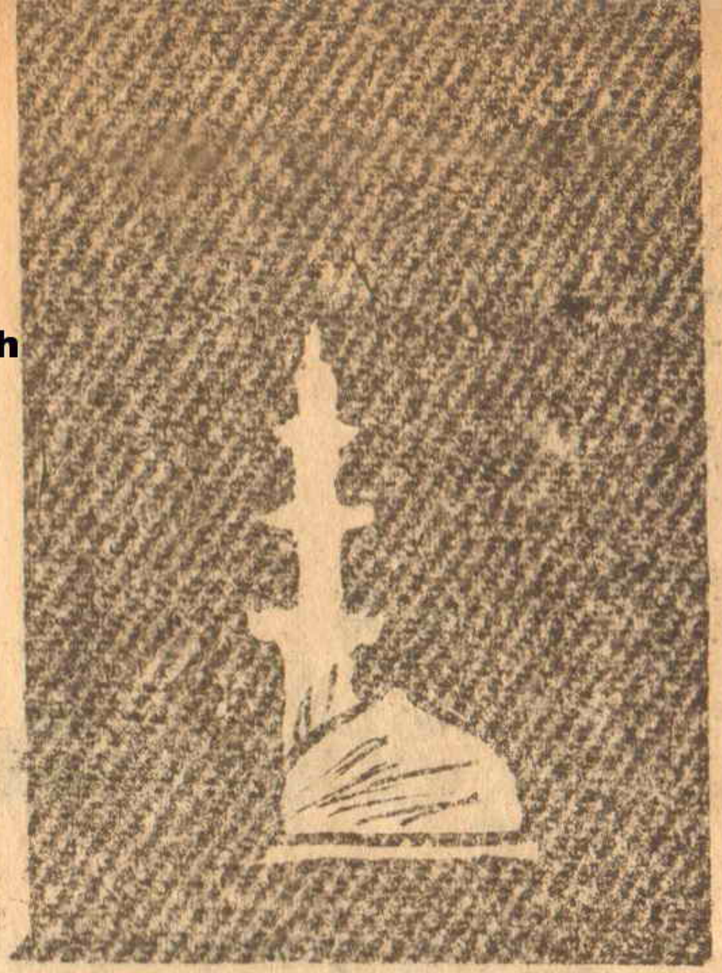

مقالۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ"۔

(بخاری)

یعنی (حضرت) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی نشانی ہی یہ قرار دی ہے کہ اس کی زبان اور قلم سے کسی مسلمان بھائی کو کسی قسم کا دکھ اور تکلیف نہ پہنچے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے اچھا مسلمان کون ہے؟ فرمایا۔ "جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں"۔ یعنی جو مسلمان اپنے ہاتھ اور زبان سے کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچاتا وہی سب سے بہتر مسلمان ہے۔

حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ:

"اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

عزیز بچو! ہمارے پیارے امام۔ ہمارے سردار ـــــ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور اسلام کی عالمگیر فتح کے دن کو قریب تر لانے کیلئے یورپ و امریکہ کا سفر اختیار فرمایا ہے ـــــ اس موقعہ پر جماعت کے ہر فرد۔ چھوٹے بڑے۔ بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی سفر و حضر میں صحت و سلامتی دورہ کی غیر معمولی کامیابی۔ اس کے بہترین اور شاندار نتائج اور بخیریت واپسی کے لئے عاجزانہ دعائیں کرے۔

ـــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بچوں کی دعائیں یوں بھی زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی بچے کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیارے آقا کے لئے درد دل سے دعائیں کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حافظ و ناصر ہو اور حضور اپنے ہمسفروں کے ساتھ کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیریت واپسی تشریف لائیں اور اللہ تعالیٰ اس سفر کو غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ اس مبارک سفر کے نتیجہ میں اسلام کا بول بالا ہو۔ اور یورپ و امریکہ کے لوگ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوں اور آپ پر سدا درود و سلام بھیجتے رہیں۔

مندرجہ ذیل دعائیہ اشعار حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیٹی ہیں۔ ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر انگلستان پر روانگی کے موقع پر کہے تھے۔ آج یہ اشعار ہر احمدی بچے کے دل کی آواز ہیں:۔

جاتے ہو مری جان۔ خدا حافظ و ناصر — اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر
ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری — ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر
پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے — ڈرتا رہے شیطان خدا حافظ و ناصر
سر پاک ہے افکار سے دل پاک نظر پاک — اے بندۂ سبحان خدا حافظ و ناصر

محبوبِ حقیقی کی امانت ہے خبردار
اے حافظِ قرآن۔ خدا حافظ و ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے عقائد

ہم جانتے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں۔ ہم کن باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا جاننا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ ذیل میں احمدی بچوں کے لئے اپنے عقائد دیئے جا رہے ہیں۔ تشحیذی بچے انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ (ادارہ)

(۱) ہم احمدی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اس کی ہستی پر ایمان لانا اس کو ایک جاننا اور اس کا کوئی شریک نہ ماننا۔ اس کے سوائے باقی سب کو مخلوق جاننا۔ اور اس کی ذات پاک کو تمام عیوب سے پاک سمجھنا اور اس کو تمام خوبیوں کا جامع جاننا کہ اس کی قدرت لا انتہا ہے اس کا علم غیر محدود سمجھنا ہمارے ایمان کا خلاصہ ہے۔

(۲) ہم یقین رکھتے ہیں کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ جن کو اس نے اپنی حکمت کاملہ سے مختلف کاموں کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہ مخلوق بھی ہماری طرح خدا تعالیٰ کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے محتاج نہیں۔ وہ اگر چاہتا بغیر اس مخلوق کے پیدا کرنے کے بھی اپنی مرضی کا اظہار کر سکتا تھا۔

(۳) ہم یقین رکھتے ہیں۔ جب کبھی دنیا تاریکی سے بھر جاتی ہے۔ لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بلا آسمانی مدد کے چارہ نہیں رہتا تو خدا تعالیٰ اپنی شفقت کاملہ اور رحم بے انتہا کے ماتحت بندوں کی اصلاح کی خاطر اپنے نیک اور پاک اور مخلص بندوں میں سے منتخب کر کے بھیجتا رہتا ہے۔ یہ خدا کے فرستادہ دنیا کے لوگوں کو بدی اور ظلمت سے نکال کر روشنی کی طرف لاتے ہیں۔ ہمیشہ سے ایسا ہوتا رہا اور آئندہ بھی امت محمدیہ میں ایسے پاک بندے ہوتے رہیں گے۔

(۴) ہم یقین رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کی مشکلات کو ٹالتا ہے اور بندہ کے عجز و انکسار پر اور اس کی اضطراری حالت پر خاص توجہ فرماتا ہے۔ ہر اک پکارنے والے کی آواز کو جب کوئی اس کو پکارتا ہے۔ تو وہ سنتا ہے

(۵) ہم یقین رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد انسان پھر اٹھایا جائے گا۔ اس کے اعمال کا حساب لیا جاوے گا۔ اچھے اعمال کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام توڑنے والے کو سزا دی جاوے گی۔ انسان کے خواہ کتنے بھی ذرات ہو جاویں ہڈیاں تک جلا دی جاویں۔ پرندے کھا جاویں لیکن پھر بھی اپنی صورت پر پیدا کیا جاوے گا۔

(۶) ہم یقین رکھتے ہیں کہ جہنم ایسا مقام ہے جس میں آگ اور شدید سردی کا عذاب ہوگا اس میں سوائے رونے پیٹنے اور دانت پیسنے کے کچھ نہ ہوگا یہ خدا کے منکرین اور نافرمان لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔ اس میں ان لوگوں کی اصلاح مدّ نظر ہوگی۔

(۷) ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور اپنی مرضی ان پر ظاہر فرماتا ہے یہ کلام کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی احکام شرائع، کبھی علم غیب، کبھی روحانی خزائن۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض مختلف زمانوں۔ مختلف مدارج۔ مختلف صورتوں میں نازل ہوتا ہے۔ سب سے اعلیٰ اور افضل کلام۔ قرآن پاک ہے۔ اسی میں شریعت نازل ہوئی۔ بندوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے قیامت تک کوئی کلام اس کو منسوخ نہیں کر سکتا۔

(۸) ہم یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اس کے نبیوں۔ اس کے فرشتوں۔ اس کی کتابوں پر ایمان لانے والے ہیں اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ انکساری اور عاجزی کی راہوں پر چلتے ہیں۔ بڑے ہو کر چھوٹے بنتے ہیں۔ امیر ہو کر غریبوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت گزاری کرتے ہیں۔ اپنے آراموں پر لوگوں کے راحت و آرام کو مقدم رکھتے ہیں۔ ظلم و تعدّی اور خیانت سے پرہیز کرتے ہیں۔ اخلاق فاضلہ کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے مقام پر رکھے جائیں گے جس کو جنت کہتے ہیں۔ جس میں راحت اور چین ہے تکلیف دکھ کا نام نہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی کا مقام ہے اس کا دیدار نصیب ہوگا۔ انسان اس کا قرب حاصل کرے گا۔ اس کا آئینہ ہوگا صفاتِ الٰہیہ اس میں جلوہ گر ہو جاویں گی اس کی ادنیٰ خواہش خدا کی مرضی ہوگی۔ اور ابدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی پاکر خدا تعالیٰ کا مظہر ہو جاوے گا۔

(۹) تمام آسمانی کتابوں پر ہمارا ایمان ہے اور جس قدر انبیاء مبعوث ہوئے۔ سب کو سچا جانتے ہیں۔

(۱۰) تمام رسولوں سے اعلیٰ اور افضل رسول اور خاتم النبیین اور آخری کامل شریعت لانے والے۔ نجات کی سچی اور پکی راہ بتانے والے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یقین کرتے ہیں۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کے اوپر ہی قرآن کریم نازل ہوا۔

(۱۱) جو کچھ قرآن کریم میں لکھا ہے اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بیان فرمایا ہے ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ سب سچ ہے۔

(۱۲) نماز، روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے ہم لوگ پابند ہیں۔ قرآن کریم کے بیان کردہ مسئلہ تقدیر کو برحق جانتے ہیں۔

(۱۳) دعاؤں پر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور دعاؤں کے ذریعہ بڑے بڑے کام پورے ہوتے ہیں۔

(۱۴) صحابہ کرام رضؓ میں حضرت ابوبکرؓ سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے صحابیؓ کو بھی برا نہیں کہتے۔ اور دل میں کوئی برا اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ سب کی دل سے تعظیم کرتے ہیں

(۱۵) تمام اہل بیت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دل وجان سے اپنا محبوب اور پیارا یقین کرتے ہیں۔ اور تمام بیبیاں پاک یعنی حضرت خدیجہؓ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو امہات المومنین مانتے ہیں۔

(۱۶) خاندانِ نبوت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضوان اللہ عنہم اور آپ کی والدہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہایت درجہ واجب التعظیم سمجھتے ہیں۔

(۱۷) امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ امام احمدؒ اور دیگر آئمہ کرام کو آئمہ دین جانتے ہیں۔

(۱۸) تمام نبیوں ——— کے منکروں اور دشمنوں کو کافر اور بے دین سمجھتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو جو فرائض کو چھوڑتے ہیں۔ اور بدعتی باتوں کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ ان کو بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ جانتے ہیں۔

(۱۹) دین کی عزت کرتے ہیں۔ اور ان کو تمام عزیزوں سے عزیز جانتے ہیں اور دین اسلام کی دعوت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

(۲۰) ہر ایک انسان کی ہمدردی اور اس کی آخرت کی بہبودی اور امن صلح کاری اور نیک اخلاق کا دنیا میں پھیلانا اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرض سمجھتے ہیں۔

(۲۱) ہر حال رنج و راحت و خوشی۔ تنگی و فراخی، نعمت و تکلیف میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرتے ہیں۔ اور اس کی راہ میں ہر ایک ذلت اور دکھ سہنے کے لئے طیار ہیں۔ کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں موڑتے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاتے ہیں۔

(۲۲) جھوٹ، زنا، بدنظری۔ فسق و فجور۔ ظلم و خیانت۔ فساد و بغاوت غرض کہ تمام بُری باتوں سے بچتے ہیں۔ ہر اک گناہ کے ارتکاب سے اپنے آپ کو روکتے ہیں۔

(۲۳) اپنے تمام دنیاوی امور میں دین کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور ہر قسم کے شرک سے اپنے تئیں بچاتے ہیں۔

(۲۴) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو تمام نبیوں کی طرح وفات یافتہ رسول مانتے ہیں

(۲۵) حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ امام مہدی اور مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

○

ترانۂ اطفال

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالمِ کون کا اک خدا ہے
اُسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
نہ ہے باپ اس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا
گناہوں کو بخشش سے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا
یہی رات دن اب تو میرا دعا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

(کلام محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتھر کا زمانہ

بہت پرانے لوگ

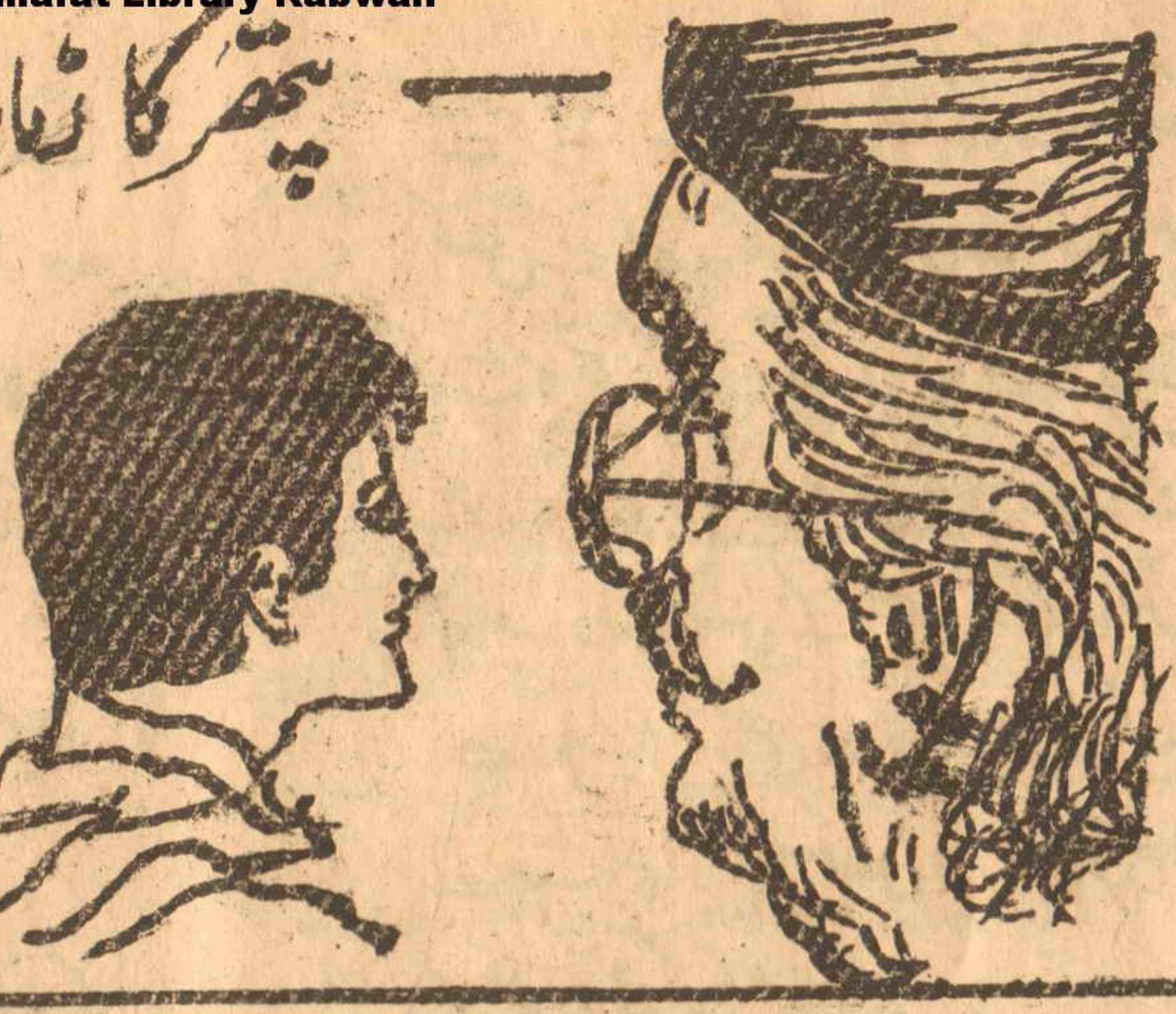

طارق احمد بٹ کراچی

"انکل! آپ نے پچھلی ملاقات میں ہمیں پرانی تہذیب کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا اس سے ہماری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ کیا آپ آج ہمیں اس سے آگے کے زمانہ کے بارے میں کچھ بتائیں گے؟" انور نے انکل سے پوچھا۔

"ہاں بھئی کیوں نہیں؟ اگر آپ کچھ اور پوچھنا چاہتے ہیں تو ضرور معلوم کریں۔" انکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن انکل! ہمارے ساتھ سلطانہ بھی ہے۔ اسے بھی یہ سب کچھ جاننے کا بہت شوق ہے" ندیم نے انکل کو بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم آج سلطانہ کو بھی پرانے زمانہ میں لے چلتے ہیں۔ جو کچھ سمجھ میں نہ آئے پوچھ لینا۔" انکل نے سلطانہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"مگر انکل! یہ سلطانہ بولتی بہت ہے ہر وقت یا تو اس کا منہ چلتا رہتا ہے یا پھر قینچی کی طرح زبان۔" انور نے ناگواری سے شکایت کی۔

"بھئی سلطانہ! یہ غلط بات ہے۔ آپ کو بولنے سے زیادہ سننا چاہیئے۔ اگر آپ کان استعمال میں نہیں لائیں گی تو ان کے خراب ہونے کا امکان ہے۔" انکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

انور: "انکل! پرانے زمانے میں بھی زیادہ بولنے کی شکایت ہوتی تھی؟"

انکل: "بہت خوب! نہیں بھئی ایسا نہیں ہے لیکن کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر تم نہ بات چیت کر سکو۔ نہ لکھ سکو تو زندگی کتنی اجیرن ہو جائے۔ ابتدائی زمانے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان بھی دوسرے جانوروں کی طرح نہ تو بات کر سکتا تھا نہ لکھنا ہی جانتا تھا۔ وہ اپنے حلق سے طرح طرح کی آوازیں تو نکال سکتا تھا لیکن ابھی اسے بات چیت کرنا نہیں آتا تھا۔"

سلطانہ: "تو پھر اس نے کس طرح بات چیت کرنا سیکھا؟"

انکل: "یہ بات ٹھیک ٹھیک تو کسی کو معلوم نہیں کہ اس نے کس طرح بات کرنا سیکھا لیکن خیال ہے کہ شروع شروع میں اشاروں کے ذریعہ اپنا کام چلاتا ہوگا۔ عاجزی اور مسکینی ظاہر کرنا ہے تو نرم نرم آوازیں نکالیں۔ بلی کی طرح خُر خُر کرنے لگا۔ غصہ میں آیا تو گردن کی رگیں پھول گئیں اور آنکھیں نکال کر غرّانا شروع کر دیا۔ پھر آگے چل کر جب الگ الگ آوازوں سے الگ الگ معنی مراد لئے جانے لگے تو اسے ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔ غرض انسان نے اسی طرح ترقی کے راستے میں قدم بڑھایا۔"

انور: "بات چیت سیکھنے کے بعد ان کی مشکلات تو کم ہو گئی ہوں گی۔"

انکل: "ہاں! جب انسانوں کو بات چیت کرنا آ گیا تو انہیں دوسروں تک اپنے خیالات پہنچانے میں کوئی دقت نہ رہی۔ لوگ ایک دوسرے سے بہت سی باتیں سیکھتے اور ایک دوسرے کے تجربوں سے فائدہ اٹھانے لگے۔ بعد کی نسل کے لئے یہ ضروری نہیں تھا۔ کہ وہ ہر بات کا تجربہ کرے۔ ایک نسل کے لوگوں نے تجربے سے جو باتیں سیکھی تھیں وہ زبان کے ذریعہ دوسری نسل تک پہنچیں۔ ایک پیڑھی سے دوسری پیڑھی اور دوسری سے تیسری نے بہت سی باتیں سیکھیں اور اسی طرح انسان کا علم ترقی کرتا چلا گیا۔"

ندیم: "انکل یہاں تک ٹھیک ہے لیکن وہ شکار کس طرح کیا کرتے تھے اس بارے میں بتائیے!"

انکل: "بھئی تم دیکھتے ہو کہ آج کل ہر انسان کو ترقی کی لگن لگی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس فکر میں رہتا ہے کہ اپنی حالت سدھارے اپنے

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

کو یاد رکھیں!

فون:- ۶۴۵۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آس پاس کی چیزوں کو بدل ڈالے۔ یہ نہ سمجھو کہ انسان میں یہ ولولہ صرف اسی زمانہ میں پیدا ہوا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ شروع شروع کے زمانے کے انسانوں میں بھی ترقی کی امنگ موجود تھی۔ وہ ہر چیز کو جوں کا توں نہیں رہنے دینا چاہتے تھے بلکہ اسے بہتر بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ انھیں اپنی حالت سدھارنے اور اچھی زندگی بسر کرنے کی دھن برابر لگی ہوئی تھی۔ البتہ ان کی ترقی کی رفتار بہت سست تھی۔ چنانچہ انھوں نے ہزاروں برس کے عرصے میں بہت تھوڑی ترقی کی۔ وہ پہلے اوزار بنانا اور ان سے کام لینا نہیں جانتے تھے۔ ان کے پاس ہتھیار بھی نہیں تھے۔ پھر انھوں نے ہتھیار اور اوزار بنانا بھی سیکھ لیا۔ اوزاروں سے وہ بھی بہت سے چھوٹے موٹے کام لیتے تھے۔ ہتھیاروں سے وہ اپنا بچاؤ بھی کرتے تھے اور بڑے بڑے جانوروں کا شکار بھی کرتے تھے۔"

سلطانہ: "انھوں نے جو ہتھیار بنائے وہ کس قسم کے تھے؟"

انکل: "شروع شروع میں انھوں نے جو اوزار بنائے تھے۔ بہت سیدھے سادے تھے۔ غالباً انھوں نے پہلے پہل پتھروں سے اوزاروں کا کام لینا شروع کیا۔ شاید یہ پتھر اخروٹ توڑنے یا چھوٹے چھوٹے جانوروں کا شکار کرنے کے کام آتے تھے۔ آخر ایک ایسا زمانہ آیا کہ انھوں نے قسم قسم کے اوزار بنانا سیکھ لیا۔ مثلاً انہوں نے بانس یا لمبی سی لکڑی کے سرے پر پتھر کا ایک ٹکڑا لگا دیا اور اس سے جانوروں کا شکار کرنے لگے۔ ایک پتھر لے کر اسے دوسرے پتھر کی مدد سے تھوڑا تھوڑا تراشا۔ اور اس طرح کارآمد لیکن بھدی قسم کا ہتھوڑا یا کلہاڑا بن گیا۔ تیر یا بھالے کی انی تیار ہو گئی۔ ان لوگوں کو ذرا اچھی قسم کے ہتھیاروں کی بڑی ضرورت تھی کیونکہ ان کے وقت کا زیادہ حصہ شکار کرنے میں گزرتا تھا۔ وہ جانوروں کا شکار کر کے ان کے گوشت سے پیٹ بھرتے اور ان کی کھالوں سے تن ڈھانکتے تھے۔"

انور: "کیا یہی دور "پتھر کا زمانہ" کہلاتا ہے انکل!"

انکل: "ہاں بھئی۔ جس زمانے میں انسان پتھر کو گھڑ تراش کے اس سے بھدی قسم کے اوزار اور ہتھیار بناتا تھا اسے پتھر کے زمانے کا پہلا دور کہتے ہیں۔"

سلطانہ: "یہ زمانہ کب شروع ہوا اور کب تک رہا؟"

انکل: "یہ زمانہ غالباً آج سے پانچ لاکھ برس پہلے شروع ہوا اور قریب قریب ۱۰۰۰۰ ق م یعنی آج سے کوئی بارہ ہزار برس پہلے تک رہا۔ اسی زمانے میں انسان نے آگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام لینا بھی سیکھ لیا تھا۔ پہلے پہل تو وہ آگ سے غاروں اور کھوہوں کو گرم اور روشن رکھنے کا کام لیتا تھا یا پھر اس لئے غاروں میں آگ جلاتا تھا کہ جنگل کے جانور مارے ڈر کے اس کے پاس نہ آئیں اور اس طرح وہ اپنے دشمنوں سے بچا رہے پھر اس نے آگ سے گوشت پکانے کا کام بھی شروع کر دیا۔ آگ پر گوشت بھوننے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہوگی کہ اس طرح گوشت پک جاتا تھا اور آسانی سے چبایا جا سکتا تھا۔"

ندیم: "انکل! شروع شروع میں آگ کا سراغ کیسے ملا؟"

انکل: "یہ بات کسی کو نہیں معلوم کہ انسان کو پہلے پہل آگ کا سراغ کیسے ملا اور اس نے آگ سے کام لینا کس طرح سیکھا۔ ممکن ہے کہ پہلے پہل جنگل میں کہیں بجلی گرنے سے آگ لگ گئی ہو اور انسان نے اسے کام کی چیز سمجھ کر سنبھالنے کی کوشش کی ہو لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ دو پتھروں کو آپس میں رگڑ کر ان سے آگ پیدا کرنے لگا یا چقماق پتھر اس کے ہاتھ آ گیا۔ پتھر کے زمانے کے پہلے دور میں انسان نے بہت آہستہ آہستہ ترقی کی۔ لیکن اب انسان نے اوزار بنانے کے لئے پتھروں کے علاوہ ہڈیوں سے کام لینا بھی سیکھ لیا تھا۔ وہ غاروں کو روشن رکھنے کے لئے کھدی قسم کے دیوں سے کام لینے لگا تھا۔"

انور: "اس کا مطلب یہ ہے کہ انھیں آگ کی اہمیت کا احساس ہو گیا تھا۔"

انکل: "ہاں بھئی۔ اسے معلوم ہو چکا تھا کہ آگ کس طرح جلائی جاتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آگ صرف گرمی ہی نہیں پہنچاتی بلکہ اندھیرے کو بھی دور کر دیتی ہے۔"

سلطانہ: "انھوں نے کس قسم کا دیا بنایا تھا؟"

انکل: "انھوں نے ہڈی یا پتھر کی تھالی بنائی۔ اس میں تھوڑی سی چربی ڈال دی۔ پھر کائی کی بتی بنا کر اسے آگ دکھائی اور فوراً ہی پورا غار روشن ہو گیا۔ بھئی ایک دلچسپ اور عجیب بات یہ ہے کہ پرانے زمانے کا یہ انسان مصور بھی تھا اور اس نے غاروں کی دیواروں پر سیدھی سادی تصویریں بھی بنانی شروع کر دی تھیں۔"

ندیم: "بڑی عجیب بات ہے انکل! لیکن وہ تصویریں کس قسم کی بناتے تھے؟"

انکل: "ان تصویروں میں وہ اپنی زندگی کے واقعات کے نقشے کھینچتا تھا۔ ایک ہرن چوکڑیاں بھرتا چلا جا رہا ہے اور شکاری ہاتھ میں کلہاڑا یا بھالا لئے گھات لگائے کھڑا ہے۔ یا درخت پر شہد کی مکھیوں کا چھتہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور انسان اُس سے شہد نکال رہا ہے۔"

انور: "انکل! انھوں نے بہتر اور اچھی قسم کے اوزار کیسے بنائے؟"

انکل: "یہ اچھا سوال ہے ——— یعنی کوئی بارہ یا پندرہ ہزار برس ہوئے کہ انسان پتھر اور ہڈی وغیرہ سے بہتر قسم کے اوزار بنانے لگا۔ وہ پتھر یا ہڈی کو رگڑ رگڑ کر مختلف شکلوں میں ڈھال لیتا پھر ان اوزاروں کو تیز کرتا انھیں گھس گھس کے چمکاتا۔ اس طرح ان میں بڑی چمک دمک اور صفائی آجاتی تھی اس سے پہلے وہ جن اوزاروں سے کام لیتا رہا تھا۔ یہ اوزار ان سے بہت تیز تھے پھر پہلے تو صرف دو چار قسم کے اوزار بناتا تھا اب وہ قسم قسم کے اوزار بنانے لگا۔ یہ زمانہ پتھر کے زمانے کا دوسرا دور کہلاتا ہے مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ میں پتھر کے زمانہ کا دوسرا دور شروع ہوئے کوئی بارہ ہزار برس ہو چکے ہیں۔ اور یہ دور کوئی سات ہزار برس تک رہا ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں میں یہ دور بہت بعد میں آیا۔"

سلطانہ: "کیا وہ لوگ گلہ بانی اور کھیتی باڑی بھی کیا کرتے تھے؟"

انکل: "ہاں بھئی! پتھر کے زمانے کا دوسرا دور شروع ہوتے وقت یہ حوصلہ نہیں ہوا تھا کہ انسان کو بڑے کام کی ایک بات معلوم ہوئی۔ یعنی وہ تجربے سے اس نتیجے پر پہنچا کہ بعض جنگلی جانوروں کو پالو تو وہ پل جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ریڈیئر، گائے، بیل، بھینس اور بھیڑیں پالنے لگا۔ ان کے دودھ اور گوشت سے وہ پیٹ بھرتا تھا۔ اور ان کی کھالیں تن ڈھانکنے کے کام آتی تھیں ———

کچھ عرصے کے بعد اسے اناج کے بیج سے ہاتھ آئے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ انھیں کاشت بھی کیا جا سکتا ہے۔ شروع میں کاشت کا طریقہ بہت سیدھا سادا تھا۔ زمین کے ایک ٹکڑے کو جھاڑ جھنکاڑ اور کنکر پتھر سے صاف کیا۔ پھر کسی سے یا پتھر سے اسے تھوڑا تھوڑا کھود کر اس میں بیج یا ٹہنی لگا دی اور کچھ دنوں بعد پودے اُگ آئے۔ ان دو باتوں کے معلوم ہونے سے انسان کو روزی پیدا کرنے کے دو نئے طریقے ہاتھ آگئے یعنی وہ مویشی کے گلے پالنے اور اناج کی کاشت کرنے لگا۔"

سلطانہ: "وہ لوگ گلہ بانی کس طرح کیا کرتے تھے؟"

انکل: "بھئی آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ جو لوگ بھیڑ بکری اور گائے بھینس کے گلے پالتے ہیں وہ گلہ بان کہلاتے ہیں۔ پتھر کے زمانے کے ان گلہ بانوں کی زندگی کے طور طریقے شکاریوں کے طرز زندگی سے بالکل مختلف تھے۔ وہ ایک جگہ نہیں رہتے تھے بلکہ گلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ لئے چراگاہوں کی تلاش میں پھرتے رہتے تھے۔ جہاں کوئی چراگاہ نظر آئی وہیں ڈیرے ڈال دیئے۔ جب تک چارہ اور پانی رہا وہیں پڑے رہے۔ جب موسم بدلا۔ یا چارہ اور پانی ختم ہو گیا تو گلے ساتھ لے کر چل کھڑے ہوئے۔ پھر نیا دانہ نیا پانی۔ نئی زمین۔ نیا آسمان۔ چونکہ یہ گلہ بان ایک جگہ نہیں رہتے تھے اس لئے ان کے پاس سامان بھی بہت تھوڑا سا ہوتا تھا جو وہ رہنے کے لئے مکان نہیں بناتے تھے بلکہ خیموں میں رہتے تھے۔ یہ خیمے جانوروں کی کھالوں سے بنائے جاتے تھے"

انور: "انکل! ابتداء کس طرح شروع ہوئی اور پہلے پہل کن علاقوں میں کھیتی باڑی کی گئی؟"

انکل: "پتھر کے زمانے کے دوسرے دور کے شروع میں شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا کے بہت سے لوگ جن کا گزارہ شکار پر تھا۔ اپنے بزرگوں کے وطن سے نکلے۔ ان میں کچھ تو دریائے نیل کی وادی یعنی مصر میں جا بسے کچھ اسی علاقے میں آباد ہو گئے۔ جو آج کل عراق کہلاتا ہے اور جسے دجلہ و فرات سیراب کرتے ہیں۔ ان دریاؤں کی وادیوں میں پہنچ کر انہوں نے روزی پیدا کرنے کا ایک نیا طریقہ تلاش کر لیا۔"

سلطانہ: "ان علاقوں میں کھیتی باڑی کو اتنی ترقی کیوں ہوئی؟"

انکل: "یہ دریا خاص خاص موسموں میں چڑھ جاتے ہیں اور ان کا پانی کناروں سے گزر کر آس پاس کے علاقوں میں پھیل جاتا ہے۔ اس طغیانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان دریاؤں کے کنارے جو زمین ہے اس پر مٹی کی ایک تہ بچھ جاتی ہے۔ اگرچہ یہ علاقہ ریتلا ہے اور یہاں بارش کم ہوتی ہے لیکن دریا اپنی گزرگاہ کے آس پاس کے علاقے میں مٹی کی جو تہہ بچھاتے ہیں وہ ایسی زرخیز ہے کہ اگر کھیتوں کو وقت پر پانی دینے کا بندوبست کر لیا

ہر قسم کی
عمارتی لکڑی
کے لئے
اپنے معروف
پاک
ٹمبر
ادارہ۔ ۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
کیا درکھیں: فون نمبر ۶۲۶۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائے تو ہر قسم کی فصل خوب ہو سکتی ہے۔
چنانچہ ان لوگوں نے جو شمالی افریقہ اور
مغربی ایشیا سے چل کر ان دریاؤں کی وادیوں
میں آ بسے تھے۔ دریاؤں پر بند باندھے،
نالیاں کھودیں اور ان سے کھیتوں کو سیراب
کرنے لگے۔ اسی طرح ان علاقوں میں زراعت
کو ترقی ہوئی اور خوب فصل ہونے لگی۔"

انور: "زراعت کے اس ابتدائی زمانے میں دنیا میں
کہاں کہاں کھیتی باڑی کی جاتی تھی؟"

انکل: "ادھر نیل، دجلہ اور فرات کی وادیوں
میں کھیتی باڑی ہو رہی تھی۔ ادھر شمالی ہند
کے ایک علاقے یعنی "دریائے سندھ" کی
وادی کے لوگ بھی زراعت کر رہے تھے۔ اس
کے علاوہ چین کے ایک حصے یعنی دریائے
ہوانگ ہو کی وادی میں بھی لوگوں نے
بستیاں بسالی تھیں اور کھیتی باڑی کر کے
پیٹ پال رہے تھے۔ یہ وہی دریائے "ہوانگ ہو"
ہے جو دریائے زرد کے نام سے مشہور ہے۔ خیال ہے کہ
عراق اور مصر کے لوگوں کی طرح دریائے سندھ اور دریائے
زرد کی وادیوں کے باشندے بھی دریاؤں کے پانی سے
کھیتوں کو سیراب کرتے تھے۔ ترقی کی دوڑ میں یہ سب
برابر تھے یعنی وہ پتھر کے زمانے کے دوسرے دور میں پہنچ
چکے تھے۔"

سلطانہ: "انکل یہ کسان لوگ کس طرح زندگی گذارتے
تھے؟"

انکل: "یہ لوگ جو دریاؤں کی وادیوں میں رہتے
تھے۔ نہ تو شکاریوں کی طرح جنگلوں میں
مارے مارے پھرتے تھے نہ انہیں گلہ بانوں
کی طرح ڈھور ڈنگروں کے ساتھ لئے چارہ
اور پانی کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری
جگہ جانا پڑتا تھا۔ شکاریوں اور گلہ بانوں
کو یہ کھٹکا لگا رہتا تھا کہ نہ جانے شکار یا
چارہ ملے نہ ملے۔ لیکن ان کسانوں کو یہ
یقین تھا کہ وقت پر فصل ضرور ہو گی۔ اور
کھیان اناج سے بھر جائیں گے۔ وہ
کھالوں کے خیموں میں رہتے تھے یا لکڑی
کے چھوٹے چھوٹے مکان بنا لیتے تھے انہوں
نے سوتی اور اونی کپڑے بننا اور اپنی ضروریات
کے لئے مٹی کے برتن بنانا بھی سیکھ لیا تھا
انہوں نے ہل بھی بنا لئے تھے جن سے
وہ مچھلیاں پکڑتے تھے۔ اس کے علاوہ
پتھر کے زمانے کے اس دور میں لوگوں کو
ڈونگے یعنی ہلکی کشتیاں بنانا بھی آ گیا تھا
وہ درختوں کے تنوں کو کھوکھلا کر کے ان
سے یہ کشتیاں بناتے تھے۔ کچھ عرصے کے
بعد انہیں بادبانی کشتی یعنی بادبانی کشتیاں
بنانا بھی آ گیا۔"

ندیم: "کیا وہ لوگ تجارت بھی کرتے تھے؟"

سلطانہ: "ہاں انکل وہ لوگ تین دین کس طرح
کرتے تھے؟"

انکل: "بھئی ظاہر ہے جب لوگوں کو بہت سی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیزیں بنانا آ گیا ہوگا تو ان میں کچھ لوگ اپنے وقت کا کچھ حصہ یا سارا وقت صنعت و دستکاری پر خرچ کرنے لگے ہوں گے۔ اور اس طرح دستکاری نے زیادہ رواج پا لیا ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے سخت پتھر سے طرح طرح کے اوزار اور ہتھیار بنانے میں بڑی مہارت پیدا کی اور کچھ عرصے کے بعد سارے کام چھوڑ چھاڑ کے طرح طرح کے اوزار اور ہتھیار ہی بنانے لگا۔ دوسرے لوگوں کو جب اوزاروں اور ہتھیاروں کی ضرورت پڑتی تھی تو اسی سے جا کر لیتے آتے تھے اور اس کے بدلے اسے اناج اور کھانے پینے کی دوسری چیزیں دے دیتے تھے کہ اس کی اور اس کے کنبے کی ضرورتیں سارا کا پوری ہو جاتی تھیں۔ اس طرح آپس کے لین دین اور بیوپار کی بنیاد پڑی۔ چنانچہ پتھر کے زمانے کے اس دور سے دور میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو تجارت کرتے تھے۔ ایک گروہ کو سخت قسم کے بہت سے پتھر ہاتھ آ گئے جن سے اعلیٰ درجے کے اوزار بنائے جا سکتے تھے۔ وہ یہ پتھر دے کر چکنی مٹی لے لیتا تھا جس سے اچھی قسم کے برتن بنائے جاتے تھے۔ کچھ لوگ صرف اسی قسم کے لین دین سے روزی پیدا کرتے تھے۔ یعنی ان کے گروہ سے لوگوں کے پاس جو چیزیں اپنی ضرورت سے زیادہ ہوتی تھیں انہیں دوسرے لوگوں کو دے کے ان سے ضرورت کی چیزیں لے لیتے تھے۔"

صلاحانہ: "آنکل یہ سب باتیں کتنی عجیب ہیں اور دلچسپ بھی!"

ندیم: "آپ نے بہت ہی اچھی اور اہم باتیں بتائی ہیں۔ پتھر کے زمانے کے بارے میں۔"

انکل: "ہاں بھئی! ——— آج پتھر کا زمانہ بھی ختم۔ آئندہ ہم کسی اور زمانہ پر بھی بات کریں گے۔ اب تم لوگ جاؤ ——— کافی وقت گزر گیا۔"

انور: "شکریہ انکل ——— اہم پرانی تہذیب کے بارے میں پھر کسی دن گفتگو کریں گے خدا حافظ!"

انکل: "خدا حافظ ———!" ••

○

پاک نبی کا ہے فرمان
حب الوطن من الایمان
اپنا وطن ہے پاکستان
اس پر قرباں دل اور جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ امیر سبکتگین (محمود غزنوی کا باپ) نیشاپور میں مقیم تھا۔ ایک دن کسی عالم حدیث سے ایک حدیث سُنی جس کا ترجمہ یہ ہے:

"پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے۔ دنیا سے دل نہ لگاؤ تجھے یہاں اس لئے نہیں لایا گیا۔ اور بہشت سے لاپرواہی نہ کر کہ تجھے اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے رات کی نماز پابندی سے پڑھ۔ کہ مومنوں کی فتح اسی میں ہے۔ اور مخلوق سے امید نہ رکھ کہ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہے۔"

امیر سبکتگین نے یہ حدیث سنی تو اسے اپنے تمام کاموں کی بنیاد قرار دیا چنانچہ وہ ہمیشہ فتح کی دعا رات کو مانگتا اور اپنی فتوحات کو اسی کا نتیجہ خیال کرتا۔ اس نے اپنے بیٹے محمود کو بھی ان عالم کے پاس بھیجا کہ وہ محمود کو وہی حدیث سنائیں۔ محمود نے حدیث سنی اور باپ کی طرح اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ محمود کا لشکر بلخ کے دروازے پر پڑا تھا اور صبح کو ترکستان کے حکمران سے مقابلہ تھا۔ محمود آدھی رات کو اٹھا اور غسل کے لئے گرم پانی منگوایا۔ مگر نہ ملا۔ اس رات برفباری ہو رہی تھی، برفانی ہوا کے طوفان آ رہے تھے۔ اس کے باوجود اس نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا۔ مصلّی بچھا کر عبادت کرنے لگا۔ مصاحبوں نے کہا بھی کہ صبح کو معرکہ درپیش ہے۔ آج کی رات تو آپ کو آرام کرنا چاہیئے۔ محمود نے کہا کہ میرا کام آج ہی رات کا ہے۔ کل کا کام خدا کا ہے۔ میرا نہیں ہے۔

چنانچہ صبح تک عبادت میں مصروف رہا۔ فجر ہوئی تو اٹھا۔ نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ الٰہی! ہم دو فریقوں میں سے جو تیرے بندے کے حق میں بہتر ثابت ہو اسے فتح عنایت کر۔ یہ دعا مانگ کر گھوڑے پر سوار ہوا اور سیدھا لڑائی کے میدان میں آیا۔ اسی روز اس کو جو فتح حاصل ہوئی وہ بہت حیرت انگیز تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان محمود کے دربار میں بیسیوں ایسے مشہور منجم جمع تھے کہ زمانے میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے مگر سلطان کسی معاملہ میں ان کی رائے نہ لیتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی سفر کے متعلق معلم صاحب نے دریافت کیا کہ نجوم کے اتنے بڑے استاد حضور کے پاس جمع ہیں مگر آپ کبھی ان سے کوئی بات نہیں پوچھتے ان کی موجودگی کا فائدہ کیا ہے؟ سلطان نے جواب دیا کہ ان لوگوں کو صرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ ملک میں ہر علم اور ہر فن کے ماہروں کی موجودگی ضروری ہے کہ وقت پر بوقت کام آسکیں ورنہ میرے معاملات کی بنیاد تو صرف دو باتوں پر ہے۔ اوّل خدا پر توکل۔ دوم شریعت کا فتویٰ اور خلصوں کی رائے۔"

دہلی کا سلطان شمس الدین التمش ۱۲۱۰ء کے ترکستان کے قبیلہ البری کا ایک بڑے گھرانے کا فرزند تھا اس کا باپ ایلم خان اپنے قبیلہ کا سردار تھا۔ اپنی دولت ثروت، حشم اور خدم کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ اس کے کئی لڑکے تھے لیکن وہ التمش کو اس کے حسن و جمال کی وجہ سے بہت ہی عزیز رکھتا تھا۔ ایلم خان کی یہ محبت اس کے دوسرے بیٹوں کو اچھی نہ معلوم ہوتی اور انہوں نے التمش کے ساتھ وہی سلوک کیا جو حضرت یوسف کے بھائیوں نے آپ کے ساتھ کیا تھا۔ التمش کے بھائیوں اور بھتیجوں نے اسی یوسف ترکستانی کو گلہ بانی اور شکار کے بہانے دور دراز باغ و صحرا میں لے جا کر ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا سوداگر اس کو بخارا لے گیا جہاں اسی شہر کے صدر جہاں کے ایک عزیز نے اس کو خرید لیا۔ یہ خاندان اپنی بزرگی اور مذہبی فضیلت کے لحاظ سے ممتاز تھا۔ یہاں التمش اپنے آقا کے لڑکوں ہی کی طرح پرورش پاتا رہا۔ اس نے بھی اپنے آقا کی خدمت گزاری میں غیر معمولی اخلاق و دیانت کا ثبوت دیا ایک روز صدر جہان کے خاندان کے کسی فرد نے التمش کو ایک قراضہ بازار سے انگور لانے کو دیا۔ راستہ میں یہ قراضہ گم ہو گیا۔ وہ بیٹھ کر رونے لگا۔ رو رہا تھا کہ ایک درویش اس کے پاس پہنچا۔ اس نے اس پر شفقت کی اور اس کو انگور خرید کر دے دیا اور اس سے یہ وعدہ کرایا کہ جب اس کو دولت اور ملک حاصل ہو تو وہ درویشوں کی تعظیم اور ان کے حقوق کی نگہداشت کرے گا۔ جب وہ دہلی کا بادشاہ ہوا تو وہ برابر بزرگان دین کی خدمت کر کے اپنے وعدہ کو پورا کرتا رہا۔

(از ہندوستان کی بزم رفتہ کی سچی کہانیاں)

تشحیذ الاذہان ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے

چونکہ یہ بچوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے

سالانہ چندہ صرف ۵ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آبشار نیاگرا

نیاگرا دنیا کی سب سے خوب صورت آبشار ہے۔ اس کا نصف حصہ کینیڈا میں اور دوسرا نصف امریکہ میں ہے یہ ۱۶۰ فٹ کی بلندی سے گرتی ہے۔ پانی کے تیز بہاؤ اور شور سے ہولناک آوازیں پیدا ہوتی ہیں اور قریبی علاقوں میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چھوار پڑ رہی ہے سردیوں میں اس آبشار کے کچھ حصے جم جاتے ہیں اور دھوپ میں جگمگ جگمگ کرتے ہوئے دنیا کا حسین ترین نظارہ پیش کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں ہر سال بیس لاکھ سے زیادہ لوگ اس خوبصورت آبشار کو دیکھنے کے لئے جاتے ہیں آبشار نیاگرا سے بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ کینیڈا اور امریکہ نے ایک معاہدہ کیا ہے کہ آبشار کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے مناسب مقداریں پانی محفوظ کر لیا جائے۔ مقررہ مقدار سے زیادہ پانی بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ آبشار نیاگرا تصویریں بنانے والوں۔ آرٹسٹوں اور سیاحوں کے لئے بڑی کشش رکھتی ہے۔ دنیا کے کئی عظیم مصوروں نے اس کی تصویریں بنائی ہیں۔ کینیڈا کے ٹرنر کی تصویر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہ تصویر ٹرنر نے ۱۸۲۶ء میں بنائی تھی اور اس تصویر کے لئے وہ چھ ماہ تک نیاگرا کے قریب رہا تھا۔

آگرہ

دہلی سے ایک سو تیس میل کے فاصلے پر دریائے جمنا کے مغربی کنارے ایک پرانا شہر ہے جو مغلیہ عمارتوں کے لئے مشہور ہے۔ شاہجہاں کا بنایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا تاج محل یہیں واقع ہے۔ شہنشاہ اکبر کا بنایا
مرخ پتھر کا قلعہ بھی یہیں ہے۔ اسی قلعے میں وہ
موتی مسجد بھی ہے جو اپنی سادگی اور خوب صورتی کے
لئے دنیا بھر میں مشہور ہے

(موسلہ: الوریا جوہ۔ سوگودھا)

اہرام مصر

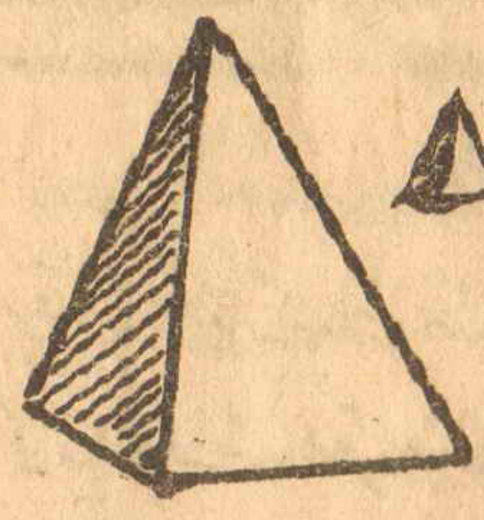

ان میں مصر کے
فرعونوں کی لاشیں
دفن کی ہوئی ہیں۔ یہ
تقریباً ۳۰۰۰ سال قبل
از مسیح سے لے کر
۱۸۰۰ سال قبل از مسیح تک بنائے گئے تھے۔
سب سے بڑا قاہرہ کے نزدیک جیزہ کے
مقام پر ہے تقریباً ۱۳ ایکڑ رقبہ میں پھیلا ہوا ہے
یہ پہلے ۴۸۹ فٹ اونچا تھا اب ۴۵۰ فٹ رہ
گیا ہے۔

بابل کے معلق باغات

شاہ بخت نصر نے اپنی رانی کے لئے تقریباً
۶۰۰ سال قبل از مسیح بنوائے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ
ان باغات کی فی پانچ منزلہ تھا۔ ہر منزل پچاس
فٹ تھی اب ان کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

رہوڈز کا بُت

(جزائر رہوڈز) ۱۱۰ فٹ بلند پیتل کا مجسمہ
جزائر رہوڈز میں بنایا گیا۔ ۲۲۴ ق م میں یہ مجسمہ
ایک زلزلے کی وجہ سے گر گیا اور دو جزیروں کے
درمیان پل کا کام دیتا رہا۔ یہ بُت اپالو کا ہے۔
اپالو یونانیوں کا سورج دیوتا ہے۔

اسکندریہ کا لائٹ ہاؤس

تقریباً ۲۰۰ ق م
میں جہاز رانوں کی آسانی
کی خاطر شاہ مصر
نے بنوایا تھا اس
کے اونچے مینار میں
ہر وقت آگ جلتی
رہتی تھی۔ ۱۳۷۵ء
کے زلزلے نے اسے بالکل تباہ کر دیا۔

ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ

یہ بلڈنگ (جو نیویارک امریکہ میں ہے) موجودہ
تعمیر کے فن تعمیر کی ایک مثال ہے۔ ۱۲۴۸ فٹ اونچی
عمارت قریباً بیس ہزار لوگوں کے لئے کافی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہر پانامہ

۱۹۱۴ء میں بنائی گئی۔ بحرالکاہل اور بحرِ اوقیانوس کو ملاتی ہے۔ یہ ۵۰ میل لمبی ۵۰۰ فٹ چوڑی اور ۴۰ سے ۴۵ فٹ تک گہری ہے۔ یہ سطح سمندر سے ۸۵ فٹ اونچی ہے جہازوں کو اتنی بلندی تک اس میں لانے کے لئے اوپر اٹھایا جاتا ہے

سیّد خالد حسین رام گڑھ۔ (لاہور)

دُنیا کی سب سے بڑی کتاب

دنیا میں سب سے بڑی کتاب برطانیہ کے عجائب گھر میں ہے۔ اس کی

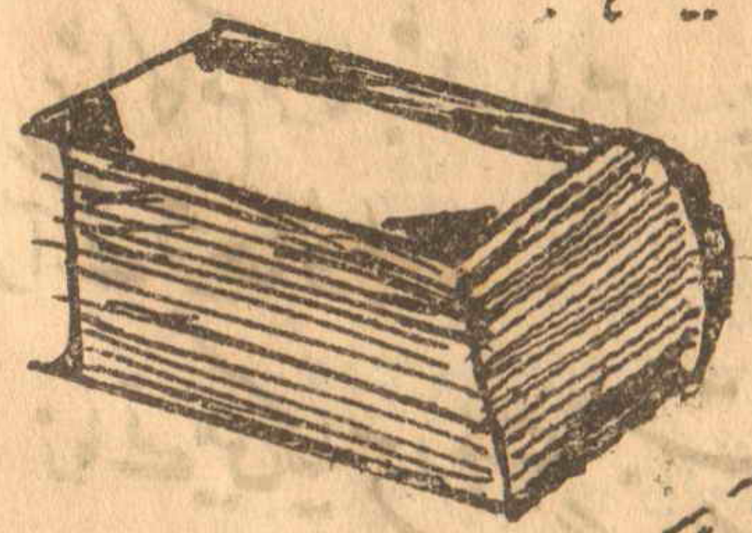

جلد نہایت مضبوط چمڑے کی ہے اور اس پر چاندی کے قبضے لگے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب سات فٹ اونچی ہے اور کم سے کم تین آدمی اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ سرکاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑی لائبریری "لینن گراڈ" روس میں ہے۔

(خالدہ منزہ ڈیرہ غازیخان)

نیلے انڈے

چلی میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں مرغیاں نیلے رنگ کا انڈہ دیتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کی زمین میں

تانبے کی مقدار بہت زیادہ ہے اور مرغیاں دانے کی تلاش میں ٹھونگیں مارتی ہیں جس کی وجہ سے کافی مقدار میں تانبہ نگل جاتی ہیں اور اسی وجہ سے انڈے نیلے ہو جاتے ہیں۔

انوکھا ریکارڈ

ہندوستان کی ایک عورت نے بال بڑھانے کا سب سے بڑا اور انوکھا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ ۱۹۴۹ء میں ان خاتون کے بال تقریباً ۲۶ فٹ تھے۔

سب سے بڑا اولا

۱۹۲۸ء میں نیراسکا کے مقام پر دنیا کا سب سے بڑا "اولا" گرا تھا اس اولے کا وزن تقریباً ڈیڑھ پونڈ اور اس کا گھیرا سترہ انچ کے قریب تھا۔ (خاور ممتاز کراچی)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگے قدم بڑھاؤ!

بڑھاؤ قدم اور آگے بڑھاؤ!
سمندر میں پہنچو، ہواؤں پہ جاؤ
ترقی کی خواہش کو رہبر بناؤ
کبھی جی نہ محنت سے اپنا چراؤ
بڑھاؤ قدم اور آگے بڑھاؤ

مصیبت پڑے بھی تو گھبرا نہ جانا
ترقی کے رستے میں سختی اٹھانا
کسی کی شکایت زباں پہ نہ لانا
بڑا کام کرنا بڑا نام پانا
بڑھاؤ قدم اور آگے بڑھاؤ!

پڑے ہیں جو غفلت میں ان کو جگائیں
زمانے میں کیا ہو رہا ہے بتائیں
نئی زندگی کا ترانہ سنائیں
سب آپس میں مل کر یہی گیت گائیں
بڑھاؤ قدم اور آگے بڑھاؤ!

اٹھو اب تمہیں بھی ہے کچھ کام کرنا
ترقی کے ان راستوں سے گزرنا
زمانے میں طوفان بن کر ابھرنا
محبت کے پھولوں سے دامن کو بھرنا
بڑھاؤ قدم اور آگے بڑھاؤ!

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

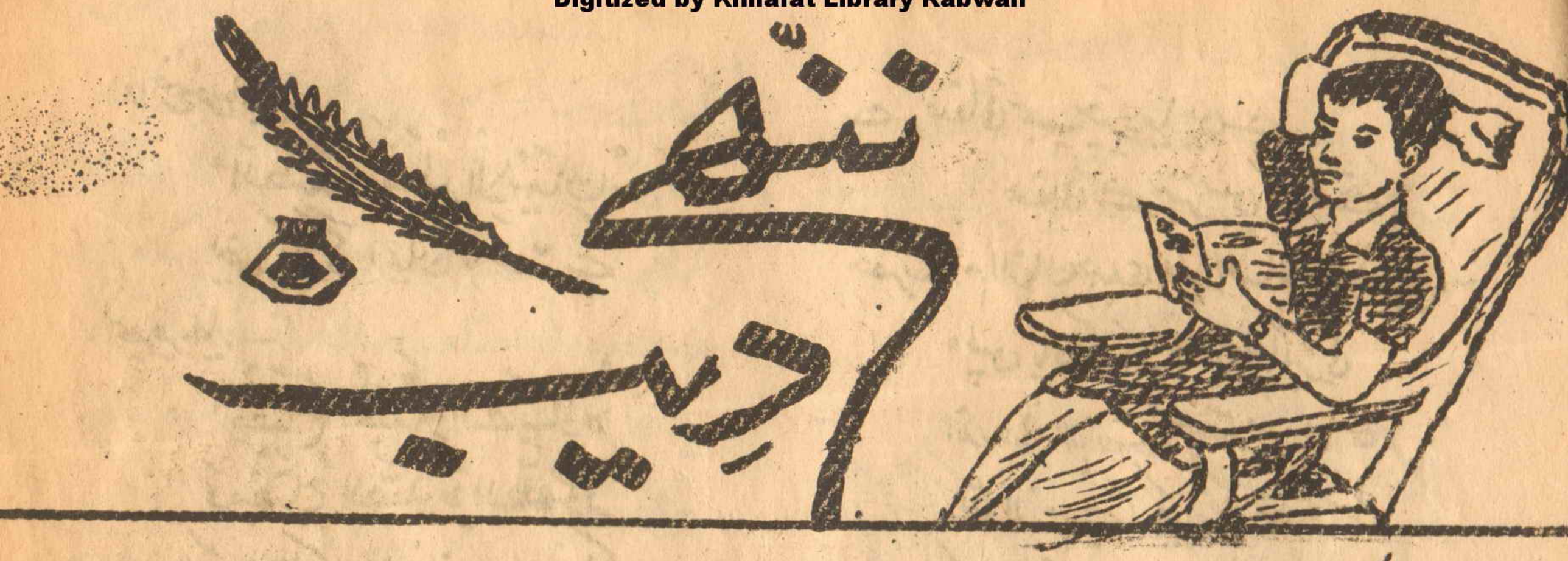

صفائی کی اہمیت

ہر مذہب اور ملت کے رہبروں نے صفائی کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے اور اسلام نے تو صفائی کے فوائد اور برکات بیان کرتے ہوئے اس کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پہ ضرور پڑتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ
وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ط"

یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور ظاہری صفائی رکھتے ہیں۔

تَوَّابِیْنَ کے لفظ سے باطنی صفائی اور مُتَطَھِّرِیْنَ کے لفظ سے ظاہری طہارت و پاکیزگی کی طرف ترغیب دی ہے۔

صفائی سے مراد اپنے جسم، لباس۔ گھر بار، ماحول، گلی کوچوں، کھیتوں، شہر اور ملک کی صفائی ہے

صفائی انسان کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ اس کے لئے خوراک اور تازہ ہوا۔ صفائی کے متعلق ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات ہماری راہنمائی کرتے ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے لئے واجب العمل ہے۔ پانچ وقت کی نماز میں جو ہم وضو کرتے ہیں وہ دراصل صفائی کا ایک بہت ہی حسین طریقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:۔

"اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"

مجلس کے آداب میں صفائی کے متعلق ہمیں یہ تعلیم دی کہ کچا پیاز، لہسن۔ اور کوئی ایسی چیز مثلاً مولی وغیرہ جس کی بو سے دوسروں کو تکلیف ہو کھا کر نہ آیا کرو اور اگر میسر آئے تو خوشبو لگا کر آیا کرو!

ایک حدیث میں صفائی کی اہمیت کو یوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واضح فرمایا:-

"اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ"

یعنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے

پھر فرمایا:-

"مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ
وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ"

کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی
چابی ظاہری اعضاء کی پاکیزگی یعنی
وضو ہے۔

پھر ظاہری صفائی میں دانتوں کی صفائی کو
بہت اہمیت حاصل ہے اسی لئے آنحضرت
رہتا ہے۔ اسی لئے مسواک کی تاکید احادیث میں
آئی ہے۔

دنیاوی رنگ میں بھی صفائی کو بہت اہم
درجہ حاصل ہے جس گھر میں صفائی نہ ہو اسی
خاتون خانہ کو بدسلیقہ کہا جاتا ہے۔ جس مجلس میں
صفائی کا خیال نہ رکھا گیا ہو وہ مجلس غیر شائستہ
کہلاتی ہے۔ جس قصبہ یا شہر میں صفائی نہ ہو وہ
پسماندہ اور غیر مہذب کہلاتا ہے۔ اسی طرح
طرح کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ سستی، کاہلی
اور نااہلی نام ہوتی ہے۔ وہ دینی اور دنیاوی
فرائض ادا کرنے کے قابل نہیں رہتے اور یہی قوموں
کی بربادی و تنزل کا نشان ہوتا ہے۔ ان تمام
باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ صفائی دنیاوی لحاظ سے
بھی اور دینی لحاظ سے بھی کتنی اہم ہے۔ غرضکہ

صفائی عجیب چیز دنیا میں ہے
صفائی سے بہتر نہیں کوئی شے

حضرت امام الزمان مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی
اندرونی طہارت کو مستلزم ہے اس
لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل
کرو۔ ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت
کھڑی کرو تو خوشبو لگا لو۔ عیدین
اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا جو
حکم ہے وہ اسی بناء پر فائم ہے۔
اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت
عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل
کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور
خوشبو لگانے سے ہیئت اور
عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا اللہ
تعالیٰ نے زندگی میں یہ مقرر کیا ہے
ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی
رکھا ہے۔" (رسالہ "انذار" ص ۸-۷)

(ضمیمہ جاوید ہشتم۔ ماڈل ٹاؤن بہاولپور)

توکل

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ پر
پرورش کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک آدمی
ان کا کھانا پہاڑ پر لے جاتا تھا جس سے وہ بزرگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنا پیٹ پالتے اور یادِ خدا میں لگے رہتے۔

ایک دن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ آدمی شام کا کھانا لے جانا بھول گیا۔ بزرگ نے سوچا

کہ چلو تھوڑی دیر میں آجائے گا۔ لیکن اتنے آنا نہ آیا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

ادھر بزرگ کو بھوک ستا رہی تھی مگر وہ اس انتظار میں رہے کہ کھانا آجائے۔ اور پھر شام ہونے لگی مگر کھانا نہ آیا۔

بزرگ نے سوچا کہ گاؤں سے جا کر کھانا لے آتا ہوں چنانچہ انہوں نے ایک نصرانی کے دروازے پہ دستک دی اور روٹی کا سوال کیا اس نصرانی نے تین روٹیاں اور کچھ سالن اس بزرگ کو دے دیا۔ اس گھر کے دروازے پر کتا بیٹھا تھا جب وہ بزرگ روانہ ہوئے

تو کتا بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

بزرگ نے سوچا کہ اس کتے کو بھی بھوک لگی ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے ایک روٹی اور ایک تہائی سالن کتے کے آگے رکھ دیا۔ کتا روٹی کھا کر پھر بزرگ کے پیچھے چلنے لگا۔ اس بزرگ نے ایک اور روٹی اور آدھا سالن کتے کے آگے ڈال دیا۔ کتا وہ بھی چٹ کر گیا اور پھر بزرگ کے پیچھے چلنے لگا۔

بزرگ نے کہا۔ "تو بڑا بے حیا ہے میں نے تین روٹیاں تجھے دیں ان میں سے دو تیرے آگے ڈال دیں تو پھر بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔"

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتے کو قوتِ گویائی عطا کی۔ کتے نے کہا۔ "بے حیا میں نہیں تو ہے کیونکہ مجھے تین دن سے کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ مگر میں اپنے مالک کا دروازہ چھوڑ کر نہیں گیا تجھے ایک دن کا فاقہ ہوا اور تو اپنے مالک کا در چھوڑ کر مانگنے کے لئے نکل پڑا۔ بے حیا تو ہے یا میں ——؟"

بزرگ یہ سن کر بہت شرمندہ ہوئے۔ وہ روٹی اور باقی سالن بھی اس کے آگے رکھ دیا اور پہاڑ کی راہ لی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے معافی مانگی اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ آدمی کھانا لے کر آگیا اور بزرگ سے معافی مانگی کہ مجھے ایک ضروری کام تھا جس کی وجہ سے میں کھانا لانا بھول گیا۔

اس بزرگ نے کھانا کھایا اور خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا شکر ادا کیا۔

میرے پیارے بچو! ہمیں بھی اپنے ایک حقیقی کارنامہ چھوڑ کر دوسروں کے آگے نہیں جھکنا چاہیئے۔ یعنی ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(حافظ غلام مرتضیٰ ساقی گھسیٹ پورہ لائلپور)

عقلمند بادشاہ

افغانستان کے نیک دل حکمران غزنی پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا اس کا نام محمود تھا۔ سبکتگین اس کا باپ تھا۔ وہ رحمدل اور نیک اور بہادر تھا۔ اس کے مرنے کے

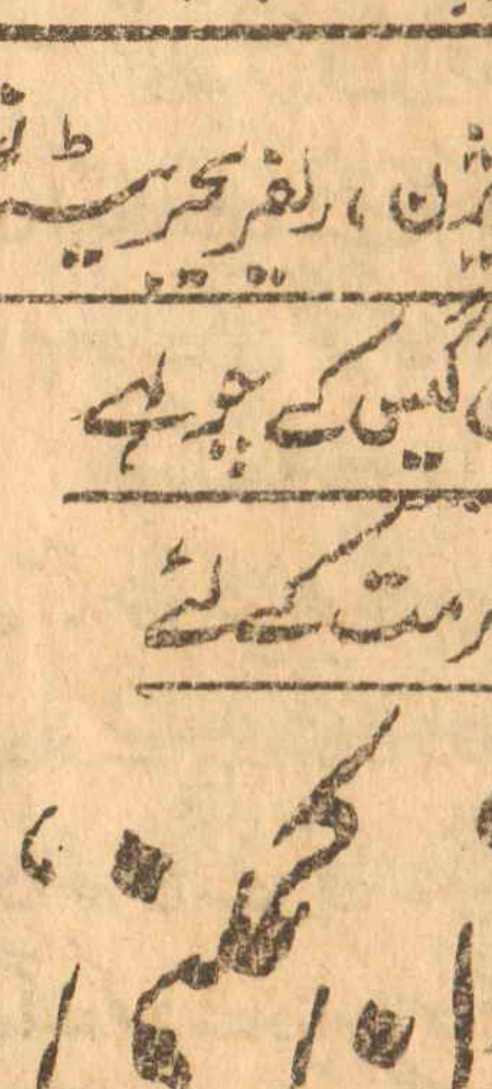

بعد اس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ وہ بہت بہادر اور نڈر تھا۔ حکومت کا انتظام بہت عقلمندی سے انجام دیتا۔ بچو! آپ جانتے ہیں وہ بہادر اور نیک دل بادشاہ کون تھا ——— ؟ وہ تھا سلطان محمود غزنوی۔ جس نے سومنات کے بہت بڑے مندر کو توڑنے کے لئے گیارہ حملے کئے اور آخر کار مندر توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسے تاریخ میں بت شکن بادشاہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

بچو! میرا یہ کہنا کہ ایک دن بادشاہ بھیس بدل کر اپنی رعایا کا حال معلوم کرنے کے لئے رات کے وقت باہر نکلا۔ بادشاہ نے دیکھا کہ دیوار کے سایہ میں کچھ لوگ بیٹھے کھسر پھسر کر رہے ہیں۔ سلطان

ہر قسم کے ریڈیو، ٹیلی ویژن، ریکارڈ پلیئر ٹیپ ریکارڈر

ایئر کنڈیشنرز، اور سوئی گیس کے چولہے

خرید و فروخت اور مرمت کے لئے

شیخ برادرز

۲۱-ہال روڈ لاہور ☆ فون نمبر ۲۸۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں چلا گیا۔ انہوں نے بادشاہ کو پکڑ کر قابو کر لیا۔ اور پوچھنے لگے۔ "کون ہو؟"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ "تمہارا ہم پیشہ ہوں۔" چوروں نے کہا۔ "اچھا تو آؤ آج رات ایک اچھی جگہ نقب لگائیں" جانے سے پہلے چوروں نے کہا آؤ ہم آپس میں تعارف کر لیں کہ کون کیا کام کر سکتا ہے

پہلے نے کہا۔ "میں زمین سونگھ کر بتا سکتا ہوں کہ خزانہ کہاں دفن ہے۔"

دوسرے نے کہا۔ "میں کتے کی بولی سمجھ سکتا ہوں۔"

تیسرے نے کہا۔ "میں کسی ہتھیار کے بغیر نقب لگا سکتا ہوں۔"

چوتھے نے کہا۔ "میں بڑی کامیابی سے بڑی سے بڑی عمارت پر کمند لگا سکتا ہوں۔"

پانچویں نے کہا۔ "میں اندھیرے میں جس آدمی کو دیکھ لوں اسی کو دن میں بھی پہچان لیتا ہوں۔"

چھٹا آدمی بادشاہ تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ "تم کس کام میں ماہر ہو؟"

بادشاہ نے کہا۔ "مجرم کتنا بھی بڑا سوچا ہے قاتل ہو اور پھانسی پر چڑھنے جا رہا ہو۔ میں داڑھی ہلا دوں تو وہ رہا ہو جاتا ہے۔"

چور شاہی خزانہ کے پاس گئے۔ کتا بھونکا ایک نے کہا "کتا کہتا ہے کہ بادشاہ یہیں پر موجود ہے۔"

دوسرے نے نقب لگائی اور خزانہ لوٹ کر بھاگ گئے۔ بادشاہ موقع دیکھ کر نکل گیا اور تلاش کروا کر چوروں کو پکڑوا لیا۔ چور دوسرے دن بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے۔ چوروں میں سے ایک نے کہا۔ "ہمیں پتہ نہیں تھا کہ آپ ہمارے بادشاہ سلامت ہیں۔ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔"

ایک نے کہا۔ "بادشاہ سلامت! آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ آپ داڑھی ہلا کر مجرم کو رہا کروا سکتے ہیں۔ اب آپ اپنا وعدہ پورا کریں!"

بادشاہ کو اپنے وعدے کا پاس تھا اور ان چوروں کی اصلاح مقصود تھی۔ جرم بہت بڑا تھا۔ مگر بادشاہ نے داڑھی ہلا کر ان کو رہا کروا دیا۔ اور ان کو مناسب کاموں پر لگا دیا۔ چنانچہ چوروں نے توبہ کر لی۔ بادشاہ کی دانائی سے چور سیدھی راہ پر آ گئے۔

بچو! چوری کرنا بہت بری بات ہے۔ ہمیں اس برائی سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیئے۔

(رانا منیر احمد شمس محمد آباد (سندھ)

پیٹو میاں

چاچی بہت پیٹو تھا۔ سر دور کی گئی چیزیں کھا جاتا۔ اسی لئے سب اسے "پیٹو میاں" کہتے تھے۔ پیٹو میاں بھی ایسے کہ سارا باورچی خانہ چٹ کر کے بھی شور مچاتے تھے۔ "ہائے میں کئی دنوں سے بھوکا ہوں اور کمزور ہو رہا ہوں۔ کوئی بھی مجھ غریب پر ترس نہیں کھاتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امی کو کہتے کہ لیں چینی کا ایک پراٹھا پکا دیجئے
پیٹو میاں کی عمر تیرہ سال تھی اور وہ آٹھویں
جماعت میں پڑھتے تھے۔ روز گھر آکر روتے
تھے کہ لڑکے مجھے پیٹو میاں کہہ کر چھیڑتے ہیں۔

حالانکہ میں صرف آٹھ دس روٹیاں، بسکٹ کے
تین چار ڈبے۔ انڈوں کا صرف ایک پیکٹ اور
سالن کی زیادہ سے زیادہ آدھی ہانڈی کھاتا ہوں"
زیادہ کھانے کی وجہ سے پیٹو میاں کو
کلاس میں نیند آجاتی وہ خراٹے لینے لگتے تو
سارے لڑکے ہنسنے لگتے۔ ماسٹر جی کو بھی ہنسی
آجاتی۔ پیٹو میاں چینی بہت کھاتے تھے۔ ابا
انہیں منع کرتے تو وہ جواب دیتے کہ چینی کے
لڈو بھی تو چینی کھاتے ہیں وہ کیوں نہیں بیمار ہوتے
ایک بار وہ دوستوں کے ساتھ چڑیوں
کے شکار کو گئے۔ ایک مداری والے کا بھالو رسی
تڑا کر باغ میں آگیا۔ پیٹو میاں کے پیچھے دوست

تو بھاگ گئے اور باقی درخت پر چڑھ گئی۔ اب ان
کی شامت آگئی۔ ان سے بھاگا نہیں جا رہا تھا۔
اور وہ ہانپتے کانپتے ایک جھاڑی میں چھپ گئے

اس واقعہ سے انہیں نصیحت حاصل ہوگئی

چنے سفید، چڑی اور مرچ گنڈی کی خرید و
فروخت کے سلسلہ میں ہماری خدمات
حاصل کریں
انصاف کمیشن
پرانی غلہ منڈی لائلپور
(فون نمبر ۹۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ حل اور آج کا دن پھر کبھی بھی میاں شکار کو نہ گئے۔ اور کم کھانے لگے جس کی وجہ سے ان کا موٹاپا کم ہو گیا۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم کم کھائیں۔ الیسا نہ ہو کہ ہم بھی بھیّو میاں کی طرح موٹے ہو جائیں۔

(طلحہ بشیر ناصر۔ ربوہ)

بلّی پر کیا بیتی؟

ایک روز عشاء کے وقت ہم دونوں بھائی اپنے چچا زاد کے گھر سے آ رہے تھے۔ اندھیرا تھا۔ میرے بھائی کے پاؤں کے نیچے بلّی آ گئی اور وہ اچھل پڑا سمجھا کہ کوئی مینڈک ہے دیکھا تو وہ بلّی تھی۔ میں نے ضد کی کہ بلّی پکڑ لیں۔ چنانچہ ہم بلّی پکڑ لائے۔ امی نے مجھے حلوہ پکانے کو کہا تھا وہ میں نے بلّی کو پلا دی اور وہ دوسرے ہی روز سے وہ ہمارے گھر میں رہنے لگی۔ ہم نے اس کا نام "مانو" رکھا۔ دو تین روز پکارنے سے اسے معلوم ہو گیا کہ اسے مانو کہا جاتا ہے۔

ایک روز ہم سو رہے تھے کہ بلّی ہمارے بستر پر چڑھ آئی۔ ہم نے اسے نیچے اتار دیا۔ مگر وہ پھر چڑھ آئی۔ تو ہم نے اسے باہر نکال دیا۔ مگر وہ پھر ایک سوراخ میں سے اندر آ گئی۔ اب تو آدھی تک آ گئیں۔ انہوں نے اسے دیوار سے باہر پھینک دیا۔ صبح اٹھ کر دیکھا تو وہ بے ہوش پڑی تھی۔ میں اسے اندر لے آیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے ہوش آیا۔ تو ہم نے اسے دودھ پلایا۔ بلّی دودھ پی کر سو گئی۔

تب سے اب تک بلّی ہمارے گھر میں ہے، پیارے بچو آپ بھی جانوروں سے محبت کریں اور انہیں تکلیف نہ پہنچائیں۔

(عطاء الاعلیٰ ظفر)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

حضرت سلمہؓ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ ان کے ساتھ ایک بڑا عجیب واقعہ پیش آیا۔ حضرت سلمہؓ نے اس موقعہ پر بڑی بہادری دکھائی اور اپنی ہوشیاری اور دانائی سے دشمنوں کو نیچا دکھایا

مدینہ سے چار پانچ میل کے فاصلے پر ایک بستی تھی۔ اس بستی کا نام غابہ تھا۔ اس جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اونٹ چرا کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ ایک دن یہ اونٹ چرا رہے تھے کہ کچھ کافر آئے انھوں نے آدمی کو قتل کر دیا جو اونٹ چرا رہا تھا اور اونٹ لے کر چل دیئے۔ لٹیرے گھوڑوں پر سوار تھے اور انھوں نے ہتھیار بھی لگا رکھے تھے۔ وہ اونٹوں کو ہانکے لئے جا رہے تھے۔ اتفاق سے حضرت سلمہؓ آنکلے۔ انھوں نے لٹیروں کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ لٹیرے ہیں چنانچہ وہ پہاڑی پر چڑھ گئے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے چلائے کہ کافر لٹیرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ چرا کر لئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد پہاڑی سے اترے اور لٹیروں کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ تیز تو دوڑتے ہی تھے جلدی انھیں جا لیا اور لٹیروں پر تیر برسانے لگے۔ انھوں نے تیر اس طرح پھینکے کہ لٹیرے سمجھے کہ ان کے تعاقب میں بہت سے لوگ ہیں۔ کافر تیر کھاتے رہے اور آگے بڑھتے رہے۔ کبھی کوئی پلٹ کر ان پر حملہ کرنا چاہتا تو وہ تیزی سے نکل جاتے اور کسی درخت کی آڑ میں ہو جاتے مگر تیر برابر چلاتے رہتے۔ جب وہ تیروں کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلتے تو حضرت سلمہؓ آڑ سے نکلتے اور پھر ان کا پیچھا شروع کر دیتے۔ یہاں تک کہ لٹیرے اونٹ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ آپ اس قدر گھبرائے ہوئے تھے۔ کہ انہیں اپنی چیزوں کا بھی ہوش نہیں رہا۔ حضرت سلمہؓ نے جب یہ چیزیں اکٹھی کیں تو پتہ چلا کہ دشمن تیس نیزے اور تیس چادریں پھینک گئے ہیں۔ جب آگے جا کر وہ رکے اور مڑ کر دیکھا تو پتہ لگا کہ صرف ایک مسلمان بچہ ان کا پیچھا کر رہا تھا۔ چنانچہ سب نے مل کر حضرت سلمہؓ کا تعاقب شروع کر دیا۔ حضرت سلمہؓ نے دیکھا تو تیزی سے ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ دشمن ان کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ تو حضرت سلمہؓ نے پکار کر کہا۔

"ذرا ٹھہرو! پہلے میری ایک بات سن لو!"

انھوں نے کہا۔ "کہو کیا کہتے ہو؟"

آپ بولے۔ "تم جانتے ہو میں کون ہوں؟"

"بتاؤ تو کون ہے؟" لٹیروں نے پوچھا۔

فرمانے لگے۔ "میں سلمہؓ ابن الاکوع ہوں خدا کی قسم اگر تم میں سے کوئی مجھے پکڑنا چاہے تو ہرگز نہیں پکڑ سکتا اور تم میں سے جس کو میں پکڑنا چاہوں وہ مجھ سے بھاگ کر نہیں جا سکتا"

حضرت سلمہؓ اسی طرح کافی دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ دشمن کو اس وقت تک باتوں میں لگائے رکھیں جب تک مسلمان ان کی مدد کو نہیں آ جاتے۔

تھوڑی دیر میں مدینہ سے چند گھوڑ سوار نکلے اور انھوں نے چاروں طرف سے لٹیروں کو گھیرنا چاہا۔ مگر لٹیرے گھوڑوں کی دھول دیکھتے ہی فرار ہو گئے۔

(انور ماجد۔ سرگودھا)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لالچ کی سزا

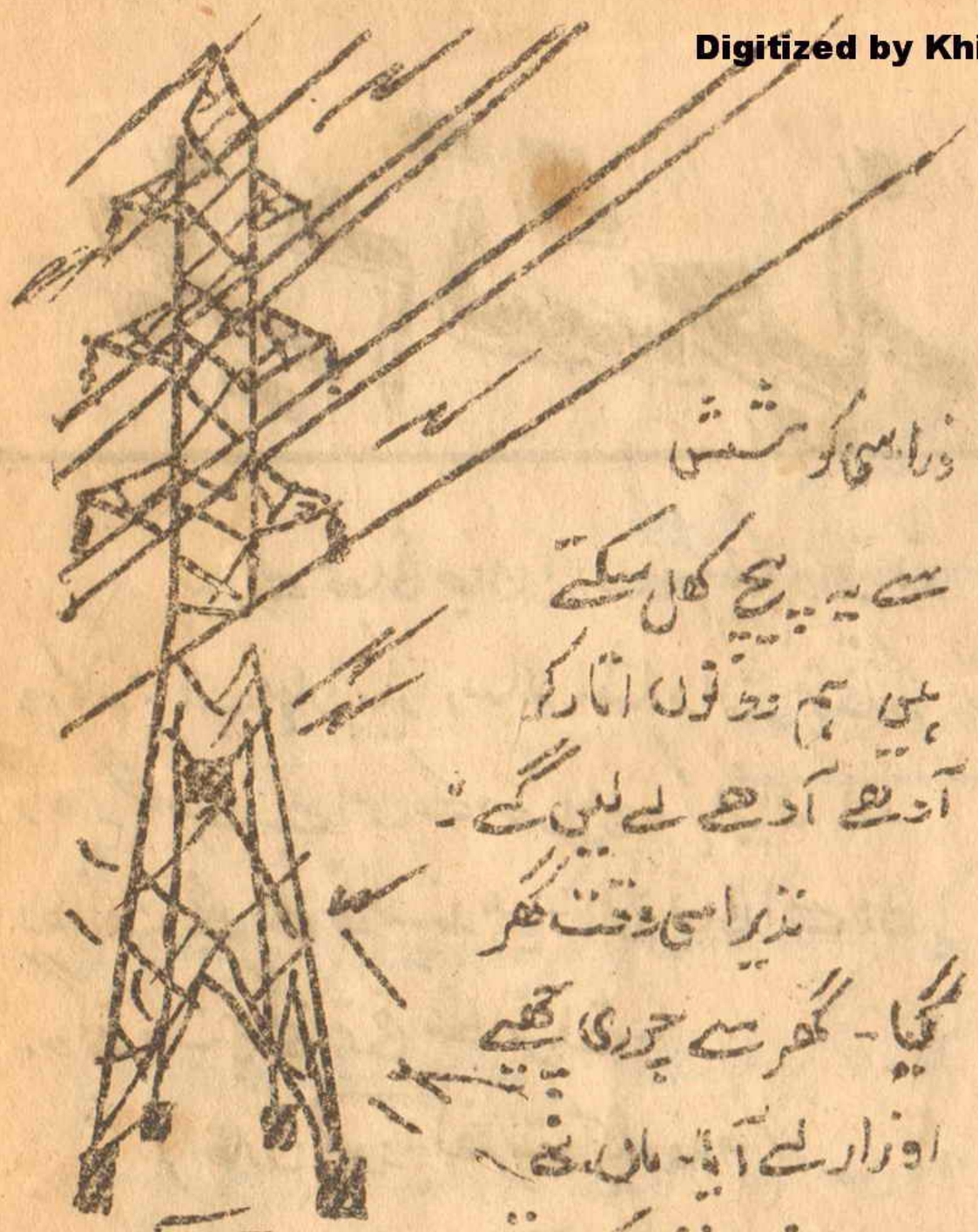

ایک گاؤں میں نذیر نامی ایک لڑکا رہتا تھا جو کہ ماں باپ کے لاڈ و پیار اور گھر میں اکیلا ہونے کی وجہ سے بہت ضدی تھا۔ ہر کام اپنی مرضی سے کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ گھر والے اس سے کام کم کرواتے اور نصیحتیں اس کو زیادہ کرتے تھے لیکن پھر بھی وہ ضد سے باز نہ آیا۔ ایک دن اسی گاؤں میں آدمی آیا جو کہ لوہے کے بدلے برتن دیتا تھا۔ جب نذیر نے یہ دیکھا کہ لوہے کے بدلے برتن ملتے ہیں تو وہ برتن حاصل کرنے کے لئے دن رات لوہا ڈھونڈتا رہتا۔ آہستہ آہستہ نذیر لالچی بن گیا۔ ہر طرف چلا جاتا جہاں بھی لوہے کا نام سنتا یا نظر آتا اسی طرف چلا جاتا۔ گھر والے اس کو سمجھاتے رہے لیکن نذیر کے دل میں ایک ہی بات رہتی تھی ——— لوہا۔ لوہا۔ لوہا ———

اس کی ماں نے اسے کہا۔ "بیٹا! اتنے لالچی نہ بنو لالچی۔ آدمی ہمیشہ دنیا میں ناکام رہتا ہے لیکن۔ ضدی اور لالچی نذیر نے ماں کے کہنے پر کان نہ دھرے

ایک دن اس کے ایک دوست راجیش نے اسے کہا کہ "یار گاؤں کے باہر واپڈا والوں کا لگایا ہوا بجلی کا ایک کھمبا ہے۔ اس کے ساتھ لوہے کے تار لگے ہوئے ہیں جو نہایت وزنی ہیں۔ ان تاروں کے بدلے چار پانچ برتن مل سکتے ہیں۔ اور

ذرا سی کوشش سے یہ تار کھل سکتے ہیں ہم دونوں اتار کر آدھے آدھے لے لیں گے۔"

نذیر اسی وقت گھر گیا۔ گھر سے چھری اور اوزار لے آیا۔ ماں نے جب اوزار نذیر کے ہاتھ میں دیکھے تو پوچھا کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

نذیر نے سائیکل ٹھیک کرنے کا بہانا بنایا اور اپنے ساتھ سائیکل بھی لے گیا کیونکہ اس نے سوچا تھا کہ اپنے دوست کا حصہ بھی خود ہی لے لوں گا اور اس کو نہ بتایا اور سائیکل پر سوار ہو کر بجلی کے کھمبے پر پہنچ گیا۔ اس کھمبے میں بجلی کی رو جاری تھی۔ جیسے ہی اس نے تار اتارنے کی کوشش کی۔ بجلی کی رو اس کے اندر دوڑ گئی اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔

بچو! لالچ بہت بری بلا ہے۔ لالچی آدمی ہمیشہ خطا کھاتا ہے اور بعض اوقات نذیر کی طرح جان تک سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ لالچ سے بچنا چاہیئے۔

(سید عبدالمالک ظفر۔ گھٹیالیاں خورد سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

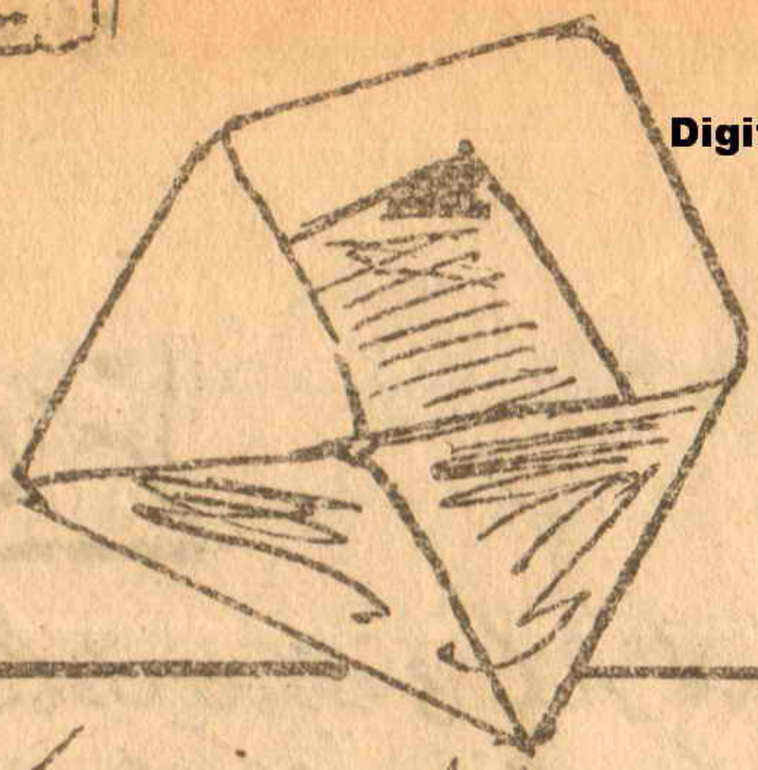

بزم تشحیذ

پیارے بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اب ہمارا پیارا رسالہ ماشاء اللہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے اس کے مضامین، کہانیاں اور لطائف مجھے بے حد پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

(طارق محمود۔ نصرت آباد فارم)

پیارے بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تشحیذ کا جولائی کا شمارہ بہترین تھا اور اس وقت بھی میرے سامنے کھلا پڑا ہے۔ ختم کرنے کے بعد بھی چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ سب سے زیادہ خوشی اور سکون پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصیحتیں پڑھ کر ہوا۔ سب کہانیاں اچھی تھیں۔ نظمیں اور لطیفے بھی کافی اچھے تھے۔ حدیقہ نورشمسی نے سوال و جواب کا کالم شروع کرنے کو کہا ہے۔ میرے علاوہ اور بہت سے دوسرے بہن بھائیوں کی بھی یہی خواہش ہوگی کہ آپ سوال و جواب کا کالم شروع کر کے رسالے کو چار چاند لگا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے رسالے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین!

(رخسانہ نیاز۔ راولپنڈی)

محترم ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم!

جولائی کا رسالہ ملا۔ پڑھ کر دل بہت خوش ہوا۔ لطیفے اچھے تھے کہانیاں بھی اچھی تھیں۔ دعا ہے کہ پیارا رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے اور یہ اسی طرح تشحیذی خریداروں کی آنکھ کا تارا بنا رہے۔ (آمین!)

(رضیہ شاہد۔ ماڈل ٹاؤن شیپ لاہور)

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ماہ جولائی کا ایمان افروز پرچہ ملا۔ پڑھ کر دل و دماغ دین کی روشنی سے منور ہو گئے۔ تشحیذ جیسا ایمان افروز اور معلوماتی رسالہ شاید ہی کہیں ملے۔

خدا تعالیٰ اس کی اشاعت کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے تاکہ ہر احمدی بچہ دین کی تازہ باتوں سے روشناس ہو سکے۔

(نسیم اختر۔ کوٹ عبدالمالک۔ لاہور)

اپنے خطوط خوشخط۔ روشنائی سے اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر بھیجا کریں۔ جواب کے لئے ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ ضرور بھیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی عدل

ناصر احمد قمر ربوہ

عزیز بھائیو! اسلام امن وسلامتی اور صلح وآشتی کا دین اور عدل ومساوات کا علمبردار ہے۔ اسلام ہمیں ہر شخص کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی تعلیم دیتا ہے اور کسی پر ظلم اور زیادتی کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام ہمیں لڑائی جھگڑے کی بجائے امن وآشتی کے ساتھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی جھگڑا ہو جائے تو اس کے فیصلہ میں عدل وانصاف سے کام لینے کا حکم ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ
النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ"

اور جب تم لوگوں کے درمیان حکم بنائے جاؤ تو عدل سے فیصلہ کرو!

اسی طرح فرمایا:-

"انصاف کرو (کیونکہ) وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"

چنانچہ عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ فیصلہ کے وقت امیر وغریب کے تفاوت یا کسی عزیز ورشتہ دار کی قرابت کا خیال نہ کیا جائے بلکہ صحیح فیصلہ ہی نافذ کیا جائے۔ ہمارے پیارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ ایک دفعہ مخزومی قبیلہ کی فاطمہ نامی ایک عورت چوری کے الزام میں پکڑی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا لیکن چونکہ وہ امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی اس لئے اسے معاف کئے جانے کی سفارش حضورؐ کی خدمت میں گئی۔ اس پر آپؐ شدید ناراض ہوئے اور فرمایا:-

"خدا کی قسم! اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ
چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ
کاٹ دیتا۔"

یہ تھا اسلامی عدل کہ جو فیصلہ ہوا اسے نافذ بھی کیا جائے۔ چنانچہ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے حقوق کا خیال رکھے۔ اور ان کی حفاظت کرے۔ ان کے جھگڑوں کے فیصلے عدل وانصاف پر مبنی ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تاریخ میں کئی ایک عادل اور منصف مزاج قضاۃ کا ذکر آتا ہے۔ جنہوں نے بادشاہوں کے خلاف بھی فیصلے کئے لیکن عدل کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور کمال ذہانت اور جرأت سے کام لیتے ہوئے لوگوں کو ان کے حقوق دلوائے۔

کہتے ہیں کہ سپین کے ایک حاکم "الحکیم" نے ایک دفعہ ایک غریب بیوہ سے درخواست کی کہ وہ اپنی موروثی جائداد بیچ ڈالے تاکہ اس کے باپ کے جھونپڑے کی جگہ بادشاہ کا محل تعمیر ہو۔ لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر حاکم نے زبردستی وہ زمین لے لی اور محل تعمیر کیا اس غریب عورت نے اپنا معاملہ قاضی کے روبرو پیش کیا۔ قاضی نے اسے انصاف کی امید دلائی۔

چنانچہ جس روز پہلے پہل "الحکیم" اپنے مکان اور ماتحت کا ملاحظہ کر رہا تھا تو قاضی خلیفہ کے پاس گیا اور ایک گدھا مع خالی بوریے کے خود ہانکتا ہوا لے گیا۔ اور جب "الحکیم" کے پاس پہنچا تو اس سے اس زمین کی مٹی لینے کی اجازت چاہی اس نے اجازت دے دی۔

جب قاضی نے بوری مٹی سے بھر لیا تو اس سے درخواست کی کہ اس بورے کو گدھے پر لاد دے میں حاکم خود مدد دیتا ہے۔ "الحکیم" قاضی کے تمسخر پر راضی ہوا اور کوشش کی۔ لیکن بوجھ نہایت بھاری تھا وہ نہ اٹھا سکا۔ اس پر قاضی نے کہا کہ:۔

"اے حاکم! جب تو اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔ تو انصاف کے دن اس تمام زمین کے بوجھ کو کس طرح اٹھا سکے گا؟ جس حقیقت کہ یہ غریب بیوہ اس کا دعویٰ تجھ سے پیش کرے گی جس کو تو نے لوٹ لیا ہے۔"

الحکیم نے جب سنا تو فوراً وہ زمین اس غریب عورت کو واپس کر دی اور وہ محل بھی مع ساز و سامان کے اسے دے دیا۔

چاہیئے کہ ہم بھی ہمیشہ عدل و انصاف کو لازم پکڑیں کیونکہ عدل و انصاف تقویٰ کے زیادہ قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو متقی بنائے آمین ثم آمین!

○○

○

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے آپ کی اپنی دکان

شکوب

ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو میکلوڈ مارکیٹ۔ راوی روڈ

لاہور

پر تشریف لائیں

فون نمبر ۶۰۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہنی ورزش

(۱) شہروں کے نام تلاش کیجئے:-

(۱) کلیم نے مجھ سے کہا کہ سلیم کہاں ہے؟

(۲) امام دین ہر روز گاؤں سے شہر جاتا ہے۔

(۳) استاد نے کہا۔ یاد رکھو شفیق ادیان دین کی جمع ہے۔

(۴) ہمارا رب وہ ہے جو علیم و خبیر ہے۔

---

(۲) وہ کون سا شہر ہے:-

(۱) جس کا پہلا اور آخری حرف ہٹانے سے ایک ایسا لفظ بن جاتا ہے جس کا مطلب "ہرن" ہوتا ہے۔

(۲) جس کا پہلا حرف ہٹانے سے انگریزی کا ایک ایسا لفظ بن جاتا ہے جس کا مطلب پھوار ہوتا ہے

(۳) جس کے پہلے دو حرف ہٹانے سے ایسا لفظ بن جاتا ہے جس کا مطلب راگ اور سُر ہوتا ہے

(۴) جس کے پہلے چار حرف ہٹانے سے ایک ایسا لباس بن جاتا ہے جو سردیوں میں پہنتے ہیں اور آخری تین حرف ہٹانے سے ایسا لفظ بنتا ہے جس کا مطلب موسم سرما ہے۔

(۵) جس کے پہلے تین حرف ہٹانے سے فارسی کا ایک لفظ بن جاتا ہے جس کا مطلب پانی ہوتا ہے

(۶) جس کے آخری تین حرف ہٹانے سے ایک پیغمبر کا نام بن جاتا ہے۔

(۷) جس کا پہلا حرف ہٹانے سے ایک ایسی چیز بن جاتی ہے جسے حضرت اسرافیل قیامت کے روز پھونکیں گے۔

(جوابات کسی اور صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

ناصر احمد دین۔ لنگے ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد کے مطابق آپ کی مجلس سے کم از کم ایک طفل ضرور شامل ہو۔

اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کے نام مع ولدیت و عمر ہر مجلس کی طرف سے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچنے ضروری ہیں تا ان کے لئے ٹکٹ داخلہ جاری کرنے میں آسانی رہے۔ دورانِ اجتماع ٹکٹ داخلہ بیج کے طور پر سینہ پر لگائے رکھنا ضروری ہے۔

اطفال علمی و ورزشی مقابلوں کے لئے تیار کئے جائیں۔

اطفال کے ہمراہ ان کی مجلس کے مربی یا ناظم یا کوئی اور ذمہ دار عہدیدار بطور نگران ضرور بھجوائے جائیں۔

کوئی طفل عمر سے نرگانہ ہو۔

موسم کے مطابق اطفال اپنا بستر ساتھ لائیں۔

ہر طفل اپنے ساتھ ایک تھیلا یا بستہ لائے جو گلے میں لٹکایا جا سکتا ہو اس میں مندرجہ ذیل اشیاء موجود ہوں:۔
کاپی۔ پنسل، رومال، سوتی دھاگہ، چھوٹا چاقو، تھیلی، گلاس۔ پلیٹ، دیا سلائی، موم بتی اور نصف سیر خشک چنے

مقابلہ جات

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع میں اطفال کے درمیان مسابقت کی روح اجاگر کرنے کے لئے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوں گے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال اور ٹیموں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہوں گے:۔

● معیار صغیر ۷ تا ۱۱ سال ● معیار کبیر ۱۲ تا ۱۵ سال

علمی مقابلہ جات

علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والے اطفال کے نام اجتماع سے ایک ہفتہ قبل دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات (معیار صغیر و معیار کبیر) ہوں گے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) حفظ قرآن کریم (سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں) (۲) تلاوت قرآن مجید (سورۃ الکوثر) (۳) نظم خوانی (ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے) نظم کے پہلے دس اشعار زبانی سنانے ہوں گے (۴) حفظ نظم (جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے) پوری نظم صحیح تلفظ کے ساتھ (۵) اذان۔ (۶) معلومات عامہ (۷) تقریری مقابلے

مندرجہ ذیل مقابلوں کا ایک ہی معیار ہوگا :-

(۱) پیغام رسانی (چار اطفال کی ٹیم ہوگی) (۲) مشاہدہ و معائنہ (۳) مضمون نویسی

عناوین تقریری مقابلہ

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تین منٹ کے لئے تقریر کرنا ہوگی :-

(۱) حُبّ وطن (۲) خدمت خلق (۳) حضرت عمر فاروق رضؓ کی علم ایک خزانہ ہے (۵) صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی جاں نثاری

عناوین مقابلہ مضمون نویسی

(۱) محنت (۲) سچائی (۳) دیانت داری (سات سو سے ایک ہزار الفاظ تک۔ کاغذ مرکز مہیا کرے گا۔ مضمون زبانی لکھنا ہوگا)

نوٹ : پہلے دن شام کے کھانے کے فوراً بعد ابتدائی علمی مقابلہ جات ہوں گے جن میں معیار پر پورے اترنے والے اطفال منتخب کئے جائیں گے۔ معیار پر پورے نہ اترنے والے اطفال خاتمہ کل مقابلوں میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلے: دوڑ سو گز، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، نشانہ غلیل، ثابت قدمی، تین ٹانگ کی دوڑ کلائی پکڑنا۔

اجتماعی مقابلے: نیٹ بال۔ کبڈی، رسہ کشی، جھنڈا جنگ، جھنڈا دوڑ

(۱) ہر ٹیم گیارہ اطفال پر مشتمل ہوگی۔ ریفری کا فیصلہ ماننا ضروری ہوگا۔ (۲) اطفال کی عمر کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی مقرر ہوگی (۳) اجتماعی مقابلے بلاک وار ہوں گے۔ نگران صاحب بلاک یا ان کے نمائندہ اپنے اپنے حلقہ سے کھلاڑی منتخب کریں گے۔ (جھنڈا دوڑ کی ٹیم تین اطفال پر مشتمل ہوگی)

بلاکس کی تقسیم

(۱) محمود بلاک : ربوہ کی محاطعی۔ نگران : ناظم صاحب اطفال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) ناصر بلاک: راولپنڈی ڈویژن، سرگودھا ڈویژن، آزاد کشمیر
نگران: ناظم صاحب اطفال ضلع لائلپور، نائب نگران: ناظم صاحب اطفال راولپنڈی صدر

(۳) خالد بلاک: لاہور ڈویژن، ملتان ڈویژن
نگران: ناظم صاحب اطفال ضلع لاہور، نائب نگران: ناظم صاحب اطفال ضلع گوجرانوالہ

(۴) طارق بلاک: بہاولپور ڈویژن، صوبہ ہائے سندھ، سرحد و بلوچستان۔
نگران: ناظم صاحب اطفال ضلع تھرپارکر۔ نائب نگران: ناظم صاحب اطفال ضلع کراچی

نمائش

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک دلچسپ اور مفید علمی و صنعتی نمائش کا انتظام بھی ہوگا۔ بہترین دستی کام کا نمونہ پیش کرنے والوں میں سے اول و دوم آنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دیئے جائیں گے۔ ہر مجلس اطفال کی تقاریب کی فوٹوز خریدم کروا کر ہمراہ لائے۔

خوراک

بیرونی مجالس سے تشریف لانے والے اطفال کے ناشتہ اور کھانے کا انتظام مجلس مرکزیہ کرے گی لیکن ہر طفل کیلئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ساتھ ایک فرد پلیٹ اور گلاس لائے۔ اور ناظمین اطفال اپنی مجلس کیلئے بالٹی اور مسالہ ڈالنے کے لئے چمچ ہمراہ لائیں۔

اور آخر میں اطفال سے ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ اپنا یہ مبارک اجتماع اسی صورت میں کامیاب کر سکتے ہیں کہ آپ منتظمین سے مثالی تعاون کریں، اسلامی آداب کا خیال رکھیں، عمدہ اخلاق کا بہترین نمونہ دکھائیں اور نہایت نظم و ضبط کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات خود سنیں۔

اجتماع پر آتے ہوئے واپسی پر اور دوران اجتماع بکثرت تسبیحات اور درود شریف پڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور یہ اجتماع ہم سب کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے۔ آمین!

والسلام۔ خاکسار

لئیق احمد طاہر

مہتمم اطفال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مکرم مظفر احمد منصور نائب ایڈیٹر ناصرات کے صفحات مسجد فضل۔ این پی بازار لائلپور

آلو بخارا۔ (PLUM)

آلو بخارا خاندان روزے سی (Rosa) کا ایک رکن ہے۔ اصطلاح میں اس کو پرونس بخارین رس (Prunus Bokna) کہتے ہیں۔ اس کا پھل منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ اس کی کئی اقسام یورپ مغربی ایشیا چین اور جاپان میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی کاشت آج سے دو ہزار سال قبل یونان اور روم میں ہوتی تھی

شمالی امریکہ میں آلو بخارا کی بارہ سے زائد اقسام خودرو حالت میں ملتی ہیں۔ امریکی اقسام

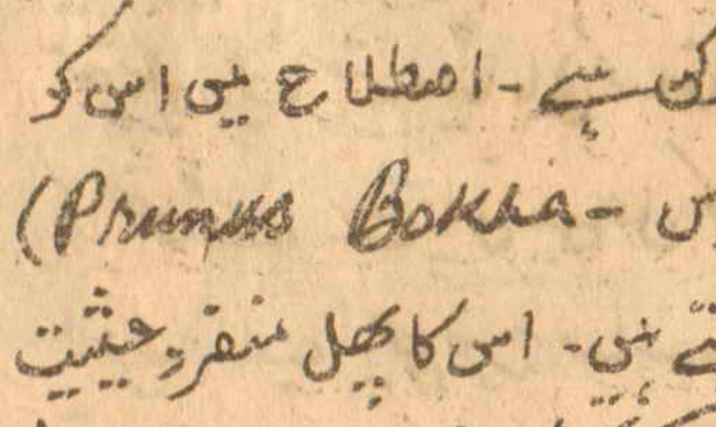

دور جدید کی پیداوار ہیں اور مسیسپی (Mississippi) کے علاقہ میں بکثرت ہوتی ہیں۔ جاپانی اقسام کیلی فورنیا میں پچھلی صدی کے آخر میں متعارف کرائی گئیں۔

آلو بخارا کا پکا ہوا پھل بہت خوشذائقہ اور فرحت بخش اور دیگر پھلوں سے منفرد ہوتا ہے۔ خشک آلو بخارا مریضوں کو دیا جاتا ہے اس سے متلی دور ہو جاتی ہے اور بخار میں پیاس کی شدت میں کمی واقع ہوتی ہے آلو بخارے کا پھل آلمسی کریم۔ جام۔ جیلی۔ وغیرہ بنانے کے کام بھی آتا ہے۔ ایران اور افغانستان کے غریب باشندے روٹی کے ساتھ اسے کھا کر پیٹ بھرتے ہیں۔

آلو بخارا کا جیم اور چٹنی

بغیر گٹھلی کے ۵ سیر پھل کے لئے ۵ سیر چینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درکار ہے۔

(۴) سٹرک ایسڈ = ۳۔ اونس

(۵) پوٹاشیم میٹا بائی سلفائیڈ = ۵ گرام

(۶) لیمن کلر = حسب ضرورت

طریقہ: گٹھلیاں نکلے ہوئے پھل میں اس کے ہم وزن چینی ڈال کر دو سو بیس ڈگری فارن ہیٹ تک پکائیں۔ اگر تھرمامیٹر نہ ہو تو اتنی دیر تک پکائیں کہ شیرا گاڑھا ہو جائے۔ اتار کر صاف اور خشک جاروں میں بھر کر جیم کے اوپر موم گرم کر کے ½ انچ موٹی تہہ جما دیں۔ حسب ضرورت موم اتاریں اور استعمال کریں

چٹنی بنانے کے لئے مندرجہ بالا طریقہ ہی استعمال کریں اور پکتے وقت گرم مصالحہ جیسا ہو ½ چھٹانک۔ مرچ سرخ ½ چھٹانک۔ نمک حسب ضرورت ملا دیں۔ آلو بخارا کی چٹنی اور جیم تیاری کے فوراً بعد استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(مرسلہ۔ اسیہ شفیق لائلپور)

آم کی اسکوائش MANGO SQUASH

آج کل آم بازار میں آ گئے ہیں۔ موسم گرما میں پیاس کی شدت کو بجھانے کے لئے گھر کا بنا ہوا آسکوائش استعمال میں لائیں۔ تیاری کا طریقہ ہم بتائے دیتے ہیں۔ تیار کریں اور لطف اٹھائیں۔

اس کے لئے:۔

(۱) جوس (آم کا جوس نکال لیں) = ۵ پونڈ

(۲) پانی = ۵ پونڈ

(۳) چینی = ۷ پونڈ

(۴) سٹرک ایسڈ = ۳۔ اونس

(۵) پوٹاشیم میٹا بائی سلفائیڈ = ۵ گرام

(۶) لیمن کلر = حسب ضرورت

خوب پکے ہوئے آم لیں۔ انگلیں اچھی طرح دھو لیں۔ اپنے ہاتھ اچھی طرح صاف کر کے آم کی گٹھلیاں اور چھلکے الگ کر لیں۔

جوس کے برابر پانی گٹھلیوں اور چھلکوں میں ململ کا کپڑا کھینچا جوس نکال کر پہلے نکالے ہوئے جوس میں ملا دیں۔ اب اس پانی ملے جوس کو کسی ململ کے صاف کپڑے سے چھان لیں۔

مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق جوس میں اچھی طرح چینی ملا دیں۔ سٹرک ایسڈ اور رنگ ایک علیحدہ برتن میں حل کر کے جوس میں ملا دیں آخر میں پوٹاشیم میٹا بائی سلفائیڈ بوتل میں ڈال کر ہتھوڑے سے پانی میں حل کریں اور جوس میں ملا دیں۔ اب اچھی طرح صاف اور خشک کی ہوئی بوتلوں میں جوس بھر لیں۔ اوپر تھوڑی سی جگہ خالی رکھیں۔ پانی میں بھگوئے ہوئے کارک لگاتے جائیں اور موم لگا کر ہوا بند کر لیں

لیجئے اسکوائش تیار ہے۔ پندرہ دن بعد استعمال میں لائیں

(مرسلہ: غزالہ فوزیہ لائلپور)

○

ناصرات کے صفحات کے لئے آپ بھی کچھ لکھ کر بھجوائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی پسند کے رنگوں سے بنائیے!

مرسلہ: صفدر نذیر جاوید۔ سمہ سٹہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

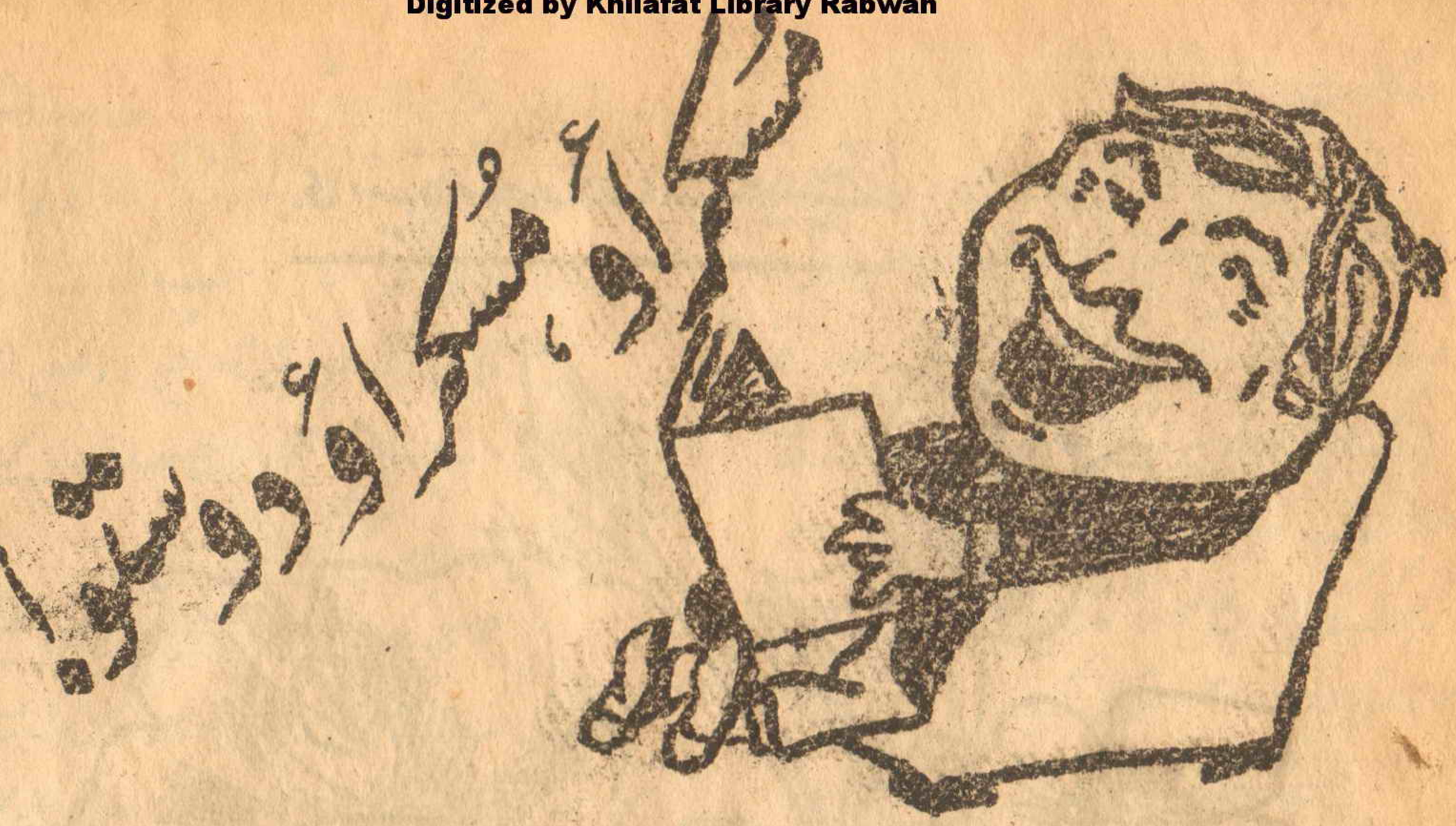

ایک سکھ کسی دفتر کا گیٹ کیپر تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنی ڈیوٹی پر کھڑا تھا کہ ایک آدمی سائیکل پر تیزی سے اس کے پاس سے گزر گیا۔ اس کے فوراً بعد ایک اور آدمی آیا۔ اس نے سکھ گیٹ کیپر سے پوچھا ——— "کیا میں اندر جا سکتا ہوں؟" ——— سکھ نے کہا ——— "نہیں" وہ آدمی بولا۔ "ابھی تو ایک آدمی سائیکل پر یہاں سے گزرا ہے" سکھ نے جواب دیا۔ "او کوئی پچھ کے گیا اے؟" (وہ کوئی پوچھ کر گیا ہے)

ایک سرکاری محکمہ کے گیٹ پر بغیر شناخت کرائے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ گیٹ کیپر نے ایک آدمی سے پوچھا۔

"شناختی کارڈ ہے؟"

"نہیں ———" جواب ملا

"——— کوئی شناختی علامت؟"

"جی ایسی تو کوئی نہیں ———"

"اس محکمہ کے کسی افسر کا نام ——— ؟"

"——— معلوم نہیں"

"کوئی خط ——— ؟"

"جی وہ بھی نہیں ———"

"جس سے ملنا ہے ان کا نام ——— ؟"

"یاد نہیں ———"

"——— آپ اپنی شناخت نہیں کرا سکتے لہٰذا آپ اندر نہیں جا سکتے"

"جی نہیں! کچھ کیجئے مجھے ضرور اندر جانا ہے"

گیٹ کیپر کچھ سوچتے ہوئے۔ "اچھا! کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ آپ آپ ہی ہیں"

آدمی نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کہا ———

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جی اور تو کچھ نہیں۔ میرے پاس یہ اپنا فولڈنگ ہے۔"

——— بہت اچھا! اب آپ اندر جا سکتے ہیں!"

ایک سکھ نیا نیا انگلستان گیا۔ انگریزی تو آتی نہیں تھی ایک دن ایسے ہی شوق میں بولنے کی کوشش کی۔ تیار ہو کر باہر جانے لگا تو بڑے رعب سے اپنے نوکر سے کہا۔ "بیک ڈور (Back door) والا بوٹا بند کر لیئیں.....!!

(شفیق احمد للنس۔ ریوہ)

ایک امیر آدمی نے ایک انگوٹھی بغیر نگینے کے فقیر کو دے دی اور اس سے کہا کہ میرے لئے دعا کرنا۔ فقیر نے دعا کی:

"اے اللہ! اسے جنت میں ایک مکان دے جس کی چھت نہ ہو۔"

ایک بیوقوف (دوسرے سے) اگر میں خودکشی کر لوں تو.....؟"

دوسرا بیوقوف: "تو عدالت تمہیں پھانسی کی سزا دے دے گی۔"

(قیصر اقبال درانی۔ لائلپور)

میزبان: (مہمان سے) "ٹھنڈا پیو گے یا گرم؟"

مہمان: "فی الحال ٹھنڈا پلا دیں۔ گرم کھانے کے بعد دیکھا جائے گا۔"

(وسیم احمد ساجد۔ کراچی)

استاد: "مرچوں میں کون سی وٹامن ہوتی ہے؟"

شاگرد: "جناب وٹامن سی"

استاد: "ثابت کرو!"

شاگرد: جناب مرچیں کھا کر سب سی سی کرتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مرچوں میں وٹامن سی ہوتا ہے"

(ریاض احمد شاہد۔ لیہ)

ایک مقرر نے بڑی محنت سے تقریر تیار کی اور اپنے ایک دوست کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ میری تقریر کے دوران تم فلاں فلاں موقعہ پر یہ سوالات کرنا دوست تیار ہو گیا۔ جلسے میں تقریر شروع ہوئی درمیان میں مقرر کا دوست اٹھا اور پہلا سوال داغ دیا۔ مقرر نے ایسا جواب دیا کہ سامعین عش عش کر اٹھے۔ تھوڑی دیر بعد دوسرا سوال کیا گیا۔ مقرر نے ایسا چھڑکتا ہوا جواب دیا کہ سامعین پر اس کی دھاک بیٹھ گئی۔ ابھی اس جواب پر تالیاں بج ہی رہی تھیں کہ مقرر کا دوست پھر کھڑا ہوا اور بولا۔ "آپ نے مجھے تیسرا سوال کون سا بتایا تھا؟"

(منور احمد طاہر۔ کوٹ احمدیہ)

ایک صاحب دوکاندار سے فرنیچر کی قیمت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھگڑا کر رہے تھے۔ بہت حیل وحجت کے بعد وہ قیمت کم کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے ایک دوست نے جو ان کے ساتھ تھے واپسی پر ان سے پوچھا۔ "آخر اتنی بحث کی کیا ضرورت تھی جبکہ تمہیں مال ادھار خریدنا تھا۔ اور ادھار آج تک تم نے کسی کا نمٹایا ہی نہیں۔"

اس پر ان صاحب نے کہا۔ "بات یہ ہے کہ وہ بے حد شریف آدمی تھا۔ میں چاہتا ہوں اسے کم سے کم نقصان ہو۔"

(شاہد ریاض۔ رحیم یار خان)

ڈاکٹر: (مریض سے) واقعی تمہارا گلا خراب ہے میں دوائی دیتا ہوں مگر دس روپے لگیں گے۔"

مریض: (چلاتے ہوئے) کچھ تو کم کیجئے۔ فقط سے لگنے کے تو مجھے صرف چھ روپے ملے ہیں۔"

(مرزا قاسم حیات۔ محمود شاہ مقیم)

ایک آدمی ایک آم سر پر اٹھائے لئے جا رہا تھا۔ دوسرے آدمی نے پوچھا۔ "بھئی یہ آم لنگڑا ہے؟"

پہلے نے جواب دیا۔ "اگر لنگڑا نہ ہوتا تو سر پر کیوں اٹھاتا۔"

استاد:۔ (شاگرد سے) "بتاؤ ظہیر الدین بابر کب پیدا ہوا؟"

شاگرد: (بصد معصومیت سے) "سر! یہ واقعہ میرے پیدا ہونے سے پہلے کا ہے۔"

(ندیم احمد عارف ڈگری)

ملا نصر الدین کا گدھا مر گیا تو محلے کے لڑکوں کو شرارت سوجھی۔ بہت سے لڑکوں نے ملا کے گھر کے سامنے آکر رونا شروع کر دیا۔ ملا کی بیوی نے ملا سے پوچھا کہ "یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟"

ملا نے جواب دیا۔ "اپنے بھائی کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔"

(محمد ابراہیم۔ کراچی)

مہمان: (میزبان کے بچے سے) "اچھے بیٹے! تمہارے ابا جان کیا کر رہے ہیں؟"

بچہ: "آپ کے جانے کا انتظار!"

(راحیہ منور احمد مبشر کراچی)

ایک شخص ٹرین پر سفر کر رہا تھا۔ وہ ہر اسٹیشن پر اترتا اور اگلے سٹیشن تک کا ٹکٹ لے لیتا۔ دو تین مرتبہ اس نے ایسا ہی کیا تو قریب بیٹھے ہوئے مسافر نے پوچھا۔ "کیوں میاں تمہیں جہاں جانا ہے وہاں کا ایک ہی ٹکٹ کیوں نہیں خرید لیتے؟"

وہ شخص بولا۔ "بات یہ ہے کہ ڈاکٹر نے مجھے لمبے سفر سے منع کیا ہوا ہے۔"

(مبارک احمد صدیقی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کی رپورٹ

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

● سانگلہ ہل

۲۸ رمئی ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب اطفال کے درمیان ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں نو اطفال شامل ہوئے اول، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔

● ۲۱۹۔ر۔ب گنڈا سنگھ والا

یکم جون کو اطفال کا جلسہ یوم والدین منعقد ہوا۔ جس میں ۲۰۔ اطفال ۔۱۵ خدام اور ۱۷۔ انصار کے علاوہ مستورات نے بھی شرکت کی۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

● گوجرانوالہ

۴ر جون ۱۹۷۶ء کو اطفال کا ایک گروپ تفریحی پروگرام کے لئے نندی پور کی طرف گیا۔ جہاں ریسرچ اور گرڈ کی معلوماتی سیر کی گئی۔ بعد ازاں اطفال کے مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں دوڑ۔ کبڈی۔ اور فٹ بال شامل ہیں۔ یہ دلچسپ پروگرام شام تک جاری رہا۔

● کوٹلی (آزاد کشمیر)

۱۸ر جون ۱۹۷۶ء کو اطفال الاحمدیہ کوٹلی کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب منصور مربی ضلع نے بچوں کو ان کی ذمہ داری کی طرف بڑے موثر انداز میں توجہ دلائی۔

۱۹ر جون ۱۹۷۶ء کو کلوا جمیعاً کا پروگرام ہوا۔ اس موقعہ پر اطفال کو کھانا کھانے کی دعا۔ کھانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے آداب اور کلوا جمیعا کی غرض و غایت سے آگاہ کیا گیا۔ اسی روز بعد از نماز عصر مختلف ورزشی مقابلے ہوئے جن میں اطفال نے بڑی دلجمعی سے حصہ لیا۔

سرگودھا چھاؤنی

۲۶ جون ۱۹۷۶ء کی شام سرگودھا چھاؤنی کے تو اطفال اپنے قائد صاحب کے ساتھ حلقہ ۸۸ شمالی کی مجلس اطفال کی دعوت پر وہاں گئے۔ بعد از نماز عشاء اطفال کے درمیان ایک علمی مقابلہ ہوا۔ اگلے دن فجر کے بعد کھیلوں کے مقابلے بھی ہوئے جن میں دوڑ۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔ تیراکی اور نشانہ غلیل شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

سانگھڑ

مجلس اطفال الاحمدیہ سانگھڑ نے ۲۷ جون ۱۹۷۶ء کو ایک شاندار وقار عمل کیا۔ جس میں دو راستوں سے گوبر اور گندگی کے ڈھیر اٹھا کر صفائی کی گئی۔ یہ وقار عمل مسلسل تین گھنٹے جاری رہا۔ اس وقار عمل سے غیر از جماعت احباب نے بہت اچھا اثر لیا۔

رحمان آباد

۲۷ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار اطفال کا ایک وقار عمل مربی صاحب اطفال، ناظم صاحب اطفال اور قائد صاحب مقامی کی زیر نگرانی صبح ۵½ شروع ہوا۔ جس میں قریباً ۱۰۰۰ فٹ لمبی اور ۲۵ فٹ چوڑی سڑک کو صاف اور ہموار کیا گیا۔ سڑک پر عرصہ دراز سے کوڑا کرکٹ اور گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ اور بہت سے گڑھے کھدے ہوئے تھے۔ احمدی بچوں نے لگاتار ایک گھنٹہ تک پرجوش وقار عمل کیا۔

لائل پور

لیاقت کے اطفال نے بھی ۲۷ جون ۱۹۷۶ء کو ایک پرجوش وقار عمل کیا۔ جس میں ۳۰ فٹ لمبی ۹ فٹ چوڑی اور ۱½ فٹ اونچی سڑک پر مٹی ڈالی گئی۔ گڑھے پُر کئے گئے اور راستے کی صفائی کی گئی۔ یہ وقار عمل قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

○

تشحیذ الاذہان ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب امتحان وظیفہ اطفال

امسال امتحان وظیفہ اطفال (بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۷۶ء) کا نصاب حسب ذیل ہوگا:-

(۱) نماز با ترجمہ (۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں حفظ کرنا (۳) اسلام کے بنیادی عقائد (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت و سوانح (۵) خلفائے راشدین اور خلفائے حضرت مسیح موعود کا مختصر تعارف (۶) بچوں کے لئے مختصر تاریخ احمدیت (مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب) (۷) کتابچہ یاد رکھنے کی باتیں زبانی یاد کرنا (۸) کتابچہ عام دینی معلومات (۹) انڈونیشیا معلومات عامہ، ملک کے موٹے موٹے جغرافیائی و سیاسی حالات

نوٹ: اس مقابلہ میں وہی طفل حصہ لے سکتا ہے جو مرکزی امتحانات میں شامل ہوا ہو۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قابل تقلید مجالس

تشحیذ کی خصوصی اشاعت کے لئے تعاون کرنے والی مجالس کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں آپ بھی ان کی تقلید کریں۔

(۱) قمر آباد - (۲) سوسائٹی کراچی (۳) ڈرگ روڈ (۴) مارٹن روڈ (۵) صدر کراچی (۶) فیکٹری ایریا شاہدرہ (۷) گوجرانوالہ (۸) سرگودہا چھاؤنی۔ (۹) صدر راولپنڈی - (۱۰) اسلام آباد (۱۱) پشاور (۱۲) چیننگ صدر - (۱۳) گوجرہ (۱۴) لائلپور شہر (۱۵) راجن پور - (۱۶) ایبٹ آباد - (۱۷) عزیز آباد کراچی - (۱۸) حیدر آباد (۱۹) اوکاڑہ۔

(لئیق احمد طاہر)

جوابات ذہنی ورزش

(۱) شہروں کے نام: (۱) مکہ (۲) مدینہ (۳) قادیان (۴) ربوہ

(۲) وہ کونسا شہر ہے؟ (۱) لاہور (۲) پشاور (۳) ملتان (۴) سیالکوٹ (۵) خوشاب (۶) عیسیٰ خیل (۷) قصور۔

الفضل ربوہ

روزنامہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات - علمائے سلسلہ کے اہم مضامین - بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و غیر ملکی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں - آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں اس کی توسیع اشاعت آپ کا اخلاقی فریضہ ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

Regd. No. L 7128
August 1976
Editor : Mohammad Shafiq Qaisar
Monthly "Tasneem-ul-Azhan" Rabwah
Nusrat Art Press, Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیزان

گھر بھر کی خوشی اور صحت کا ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور